۱۸۰ اکابر علماء و مشائخ کی تصدیقات کے ساتھ

الاقوال القاطعه فی رد مؤید الوهابیة

شرعی فیصلہ

بابت تبدیلئ مذہب مولوی خلیل احمد خاں بجنوری ثم بدایونی

از

شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ

و

تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری دام ظلہ علینا

مرتبہ

مظہر حق و صداقت حضرت مولانا محمد مظہر حسن قادری برکاتی بدایونی

مہتمم مدرسہ قاسمیہ برکاتیہ محلہ ناگران بدایوں

کرسیاں

۴۸۷
۹۲

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

سگ برکات

عبدالصمد سالم رضا برکاتی

شمع فیض کرم

ارکین
بزم قاسمی برکاتی مسجد جعفری عقب گھنٹہ گھر بدایوں یوپی

بسملاً حامداً مصلیاً و مسلماً

قد تبین الرشد من الغی !

تحقیق ہدایت وگمراہی خوب واضح ہوگئی۔

مولوی خلیل احمد خاں بجنوری ثم بدایونی کے تبدیل مذہب پر

ایک سو اسی ۱۸۰ حضرات علماء کرام مشائخ عظام

و مفتیان ذوی الاحترام

کا

شرعی فیصلہ

الاقوال القاطعہ فی رد المولوید الواہیہ

مرتبہ

حضرت مظہر حق و صداقت مولوی محمد مظہر حسن قادری برکاتی بدایونی

مہتمم مدرسہ قاسمیہ برکاتیہ محلہ ناگران بدایوں

مشیرہ۔ مولوی آفتاب احمد خاں صاحب محلہ سوتھہ بدایوں (یو۔پی)

المشتہرین

اراکین بزم قاسمی برکاتی بدایوں، بزم رضائے مصطفٰے و بزم رضا شیخو پور بدایوں

مسلک برکاتی

عبد الصبور رضا برکاتی

انتساب

ہم اپنی اس کوشش کاوش کو

اُن تمام فرزندانِ توحید اور مردانِ حق کے نام جن کے دل عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم و محبت اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم میں ڈوبے رہتے ہیں اور ہمہ وقت قبولِ حق کے لئے تیار رہتے ہیں۔ منسوب کرتے ہیں۔

خدام بزم قاسمی برکاتی بدایوں شریف

اراکین کمیٹی مسجد جعفری عقب گھنٹہ گھر۔ بدایوں یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگاہ اوّلین

برادران مسلمین :- ہم احباب اہلسنت آپکو مولوی خلیل احمد خاں بجنوری اثم بدایونی کے تبدیل مذہب سے سلسلہ میں کچھ اشارات بتاکر صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے کتنی مدت صبر سکون سے کام لیکر ان کو مہلت دی اور سمجھنے کا موقع دیا اور پھر اس طریقہ کو اختیار کیا جو مولوی مذکور کے لئے ضروری تھا جب یہ خوب سمجھ لیا کہ مولوی مذکور کسی طریقے سے راہ راست پر نہیں آرہے ہیں اور وہ اپنے دلائل کاسدہ و فاسدہ سے لوگوں کے ایمان خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں ہٹ دھرمی اور ضد پر قائم ہیں تو ضروری سمجھا کہ مولوی مذکور کی حقیقت کو بے نقاب کرکے اہل سنت کو ان کے مکر و فریب و گمراہی سے بچایا جائے اور عامۃ المسلمین بھی خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہم احباب بدایوں نے مولوی مذکور کو افہام و تفہیم کے کسقدر مواقع فراہم کئے ہیں اور اتمام حجت کے ہر دروازے کو پورا کر دیا ہے۔ اور عامۃ المسلمین کو یہ کہنے کا بھی موقع نہ ملے کہ مولوی خلیل احمد خاں کے ساتھ جلدی کی گئی لہذا ابتداءً مختصر چند گوشے آپ کو سمجھنے کیلئے حاضر ہیں۔

مولوی خلیل احمد خاں بجنوری کے لڑکے جوان ہوئے مدرسہ امینیہ دہلی اور دار الندوہ لکھنؤ میں داخلہ لیا جب انکی ہوا لگی تو چند سال کے عرصہ ہی میں اعمال کی تبدیلی شروع ہو کر عقائد کی تبدیلی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ احباب اہلسنت بدایوں یہ سمجھتے رہے کہ یہ بداعمالی آج کے ماحول کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہے مگر ہمارا یہ خیال بیکار ثابت ہوا وہاں تو حقیقت ہی کچھ اور تھی اب کیا تھا ایک ہیجان پیدا ہوتا ہے احباب بدایوں نے فرداً فرداً مولوی مذکور سے بات کرنا شروع کردی مولوی مذکور

ہر ایک کو مطمئن کر دیتے کسی سے کچھ کہتے تھے اور کسی سے کچھ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ احباب میں انتشار وافتراق تفرقہ کی فضا پیدا ہو گئی جس نے ایک دوسرے سے ایک دوسرے کو الگ کر کے رکھ دیا مگر ان حضرت پر اس انتشار کا کوئی اثر نہ تھا ایک دن ایسا اتفاق ہوا سہسوان میں مولوی خلیل احمد بجنوری سے مولوی مظفر علی صاحب سہسوانی سے گفتگو ہو جاتی ہے جس سے یہ صاف ظاہر تھا مولوی خلیل احمد بجنوری دیوبندیوں کے حامی ومددگار ہیں بلکہ ہر عقیدے دیوبندیہ سے متفق ہیں مولوی مظفر علی صاحب سہسوانی نے گفتگو کے بعد چند پہلوؤں کو قلم بند کر لیا اور چند گفتگو کو سننے والے حضرات کے دستخط بھی لے لئے بعدہ احباب بدایوں کو بتایا کہ آپ لوگ آپس میں کیوں انتشار کر رہے ہیں مولوی خلیل احمد بجنوری قطعی دیوبندی ہو چکے ہیں ۔ اپنی گفتگو کو قلم بند کر کے حضرات علماء کرام کے پاس میرٹھ ۔ سنبھل ۔ مرادآباد ۔ مبارک پور براؤں شریف وغیرہ بھیج رہا ہوں ۔ حضرات علماء کرام کے پاس سے جواب آجاتے ہیں مولوی مظفر علی سہسوانی جوابات کو لیکر مولوی خلیل احمد خاں بجنوری کے مکان پر پہونچتے ہیں ۔ ان کو بتاتے ہیں کہ آپ کی اور ہماری قلم بند گفتگو پر جو جوابات آئے ہیں ان کو ملاحظہ فرمائیں جس کو دیکھکر غصہ میں بھر جاتے ہیں اپنی پرانی روش کے مطابق فرماتے ہیں کہ یہ علماء جاہل ہیں ان مفتیوں کو آتا جاتا کیا ہے میرے سامنے لاؤ تو معلوم ہو فتوی کیسے لکھا جاتا ہے مولوی مظفر علی صاحب نے فرمایا کہ علماء تو سامنے آہی جائیں گے ہیں تو اس وقت آپ کو حکم بتانے آیا ہوں کہ آپ پر دیوبندی ہونے کا حکم ہے جس سے آپ توبہ رجوع کریں مولوی خلیل احمد بجنوری کے حکم شرعی نہ ماننے پر مولوی مظفر علی سہسوانی واپس چلے آتے ہیں اور یہ سارا ماجرا احباب اہلسنت بدایوں کو بتاتے ہیں اس کے بعد یہ مشورہ ہوتا ہے کہ حضرات علماء کرام کو حالات سے باخبر رکھا جائے اور مولوی خلیل احمد بجنوری سے چند تحریری سوالات کئے جائیں

لہٰذا مولوی مظہر حسن صاحب قادری نیز احباب اہلسنت بدایوں کے مشورے سے
ایک سو ترپن سوالات قائم کر کے احباب بدایوں کے دستخطوں کے ساتھ مولوی
خلیل احمد بجنوری کو رجسٹری بھیج دیتے ہیں۔ جب ایک سال کا عرصہ گزر گیا اور کوئی
جواب نہ آنے پر مجبوراً مولوی مظفر علی صاحب سہسوانی نے قلم بند تحریر سہسوانی پرچے جناب کے
منگوائے تھے ان میں سے چند کو اسلام و سنیت و حفاظت ایمانی کی خاطر بنام
اظہار حق چھاپ دیا گیا۔ اس کتاب میں اس عقیدے دیوبند کو چھاپا گیا
کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے یا بول چکا اور مولوی خلیل احمد اب اسی عقیدے کے حامی
اور مددگار ہیں اس کو چھاپنے کا بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا علماء کو باخبر رکھنے کا چونکہ
عمل جاری تھا اب یہ اشد ضروری سمجھا کہ حضرت بابرکت والا درجت عظیم المرتبت
مولانا مولوی حافظ قاری سید شاہ حسن میاں قبلہ برکاتی سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ
مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کو مولوی خلیل احمد خاں کے تفصیلی واقعات سے آگاہ کیا جائے
احباب بدایوں نے حضرت کو آگاہ کیا حضرت حسن میاں صاحب قبلہ نے بدایوں تشریف
لانا منظور فرمایا حضرت نے کمال شفقت و مہربانی و جذبۂ ایثار ہمدردی فرماتے ہوئے
ایک ماہ میں دو بار بدایوں تشریف لاکر مولوی خلیل احمد خاں سے بات چیت کی۔
حضرت نے خوب اچھی طرح سمجھ لیا کہ جو خبریں مجھ تک پہونچی تھیں وہ بالکل سچ ہیں مولوی
خلیل احمد واقعی بدل چکے ہیں حضرت حسن میاں صاحب قبلہ نے مذہبی ذمہ داری
کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا کہ دیگر علماء کرام سے بھی بات چیت کرائی جائے حضرت
حسن میاں قبلہ نے مولوی خلیل احمد سے کہا کہ آپ دیگر علماء سے بھی بات چیت کرنا
پسند کریں گے مولوی خلیل احمد دیگر علماء سے بات کرنے کو راضی ہو گئے حضرت حسن میاں صاحب
قبلہ مارہرہ مطہرہ واپس تشریف لے گئے تھوڑے ہی عرصے بعد حضرت حسن میاں صاحب
قبلہ نے عرس قاسمی سے قبل ایک خط لکھا کہ آپ مارہرہ تشریف لے آئیں تاکہ بات

حجیت ہو جائے مگر مولوی خلیل احمد نے بات حجیت کو ٹال مٹول کر کے التوا میں ڈال دیا اور آج تک ماہ رہرہ مطہرہ نہیں پہونچے جبکہ حضرت حسن میاں صاحب قبلہ نے اپنی مکمل فراخ دلی کے ساتھ مولوی خلیل احمد کی اصلاح کیلئے ہر دروازے کو کھول دیا تھا مگر ان حضرت پر کوئی اثر نہ تھا حضرت حسن میاں صاحب قبلہ نے اتمام حجت کی تمام تر تدبیریں بروئے کار لاکر ان کو ہر موقعہ دیا گیا مگر افسوس مولوی خلیل احمد اپنی ضد اور ہٹ دھرمی اور گمراہی جمے ہی رہے اسی دوران قاضی شمس الدین صاحب جونپوری تک مولوی خلیل احمد کی خبریں پہونچیں ہیں قاضی شمس الدین صاحب جونپوری کا ۲۶ صفر ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۷۰ء بروز شنبہ بدایوں آکر مولوی خلیل احمد سے مسجد جعفری میں بعد نماز ظہر قریب ۲ بجے گفتگو کرتے ہیں اس گفتگو میں اتفاقیہ آنے والے حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب ناگ پوری و حضرت علامہ رضوان الرحمن صاحب مفتی اندور بھی بغرض سماعت گفتگو موجود تھے یہ دونوں حضرات عرس رضوی بریلی شریف کے بعد بغرض فاتحہ مزارات اولیا بدایوں میں حاضر ہوئے تھے۔ کافی دیر تک قاضی شمس الدین صاحب جونپوری اور مولوی خلیل احمد سے گفتگو ہوتی رہی گفتگو چونکہ آخری حلہ تھی صرف افہام وتفہیم کے لیے تھی اس لئے آگے نہ بڑھایا گیا مگر پھر بھی نتیجہ خیز موڑ تک پہونچنے والی تھی کہ مولوی خلیل احمد کے چھوٹے لڑکے احمد میاں نے اپنے باپ کی ناکامی دیکھتے ہوئے شرائط گفتگو کی خلاف ورزی کر کے مداخلت شروع کر دی اور گفتگو کو آمادہ فساد تک پہونچا دیا قاضی شمس الدین صاحب نے کمال احتیاط دانشوری کے ساتھ موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اور آئندہ گفتگو کا موقع دینے کی وجہ سے گفتگو کو ختم کر دیا مسجد جعفری کی یہ گفتگو ٹیپ کر لی گئی ہے۔

قاضی شمس الدین صاحب اور اتفاقیہ آنے والے دونوں علمائے کرام افتخار الدین صاحب برکاتی کے مکان پر آجاتے ہیں اور مولوی خلیل احمد خاں صاحب مع اپنے ہم نوا مولوی محمد اقبال حسن صاحب امام جامع مسجد شمسی بدایوں کے ساتھ کہیں چلے جاتے ہیں۔

کیونکہ مولوی محمد اقبال حسن صاحب امام جامع مسجد مولوی خلیل احمد صاحب
کی ہمنوائی میں مسجد جعفری میں موجود تھے اتفاقیہ آنے والے علماء کرام ٹھہر جاتے ہیں اور
دوسرے روز ۲۷ صفر ۱۴۰۱ھ کی صبح کو ایک تحریر گفتگو کو مکمل کرنے کی غرض سے مولوی
خلیل احمد خاں کے پاس بھیجتے ہیں جس کو مولوی خلیل احمد خاں منظور کر لیتے ہیں اس تحریری
منظوری کے بعد قاضی شمس الدین صاحب نیز اتفاقیہ آنے والے علماء کرام مولوی خلیل
احمد کے تبدیل مذہب کی تصدیق کر کے اپنے اپنے وطن واپس ہو جاتے ہیں مفتی غلام
محمد خاں صاحب ناگپوری ۲۷ صفر ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۸۱ء کی تحریری منظوری
کے تحت ایک ماہ کے اندر ہی متعدد سوالات پر مشتمل ایک رجسٹری مولوی خلیل احمد
خاں کے نام بدایوں بھیجتے ہیں کہ آپ ان سوالات کے جوابات بہت جلد دیں مگر مولوی
خلیل احمد خاں نے کوئی جواب نہیں دیا مفتی غلام محمد خاں صاحب تحریری طور پر
تقاضے پر تقاضہ کر رہے ہیں مگر یہاں تو ہاضمہ اتنا درست ہے کہ ہر تقاضے سوالات
کو ہضم کیا جاتا رہا پھر مجبوراً مفتی ناگپور نے اپنے سوالات ماہنامہ المیزان میں
بمبئی میں چھاپ دیئے ہیں احباب بدایوں رسالہ المیزان کو مولوی خلیل احمد کے
پاس پہونچا دیتے ہیں مگر اس کے باوجود بھی جواب ندارد اسی طرح ایک سال کا عرصہ گذر
جاتا ہے مفتی ناگپور اسی سال تحریری بات چیت کے دوران زبانی گفتگو کو بھی منظور
کرا چکے ہیں جس میں مولوی خلیل احمد نے ۲۶ صفر ۱۴۰۱ھ منظور کر لی ہے اب پھر عرس
قاسمی آجاتا ہے مولوی خلیل احمد کے بڑے لڑکے عتیق احمد عرس قاسمی میں مارہرہ
مطہرہ پہونچتے ہیں اور ۱۵ صفحات پر مبنی ایک تحریر حضرت علامہ حسن میاں صاحب قبلہ کو
دیتے ہیں وہاں موجود علماء کرام مشائخ عظام اس تحریر کو پڑھتے ہیں انتہائی دکھ اور
افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ تو دیوبندیوں کے حامی ہی نہیں بلکہ ان سے دو
قدم آگے نظر آتے ہیں عرس قاسمی کی مبارک تقریبات کا دوسرا دن ۲۰ صفر ۱۴۰۱ھ ہے

کیا دیکھتے ہیں کہ مفتی غلام محمد خاں صاحب ناگپوری کا حضرت مولانا مجیب اشرف صاحب
اعظمی اور مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ناگپور سے تشریف لے آتے ہیں جب عتیق احمد نے
مفتی ناگپوری کو دیکھا تو گھبرائے ہوئے انداز میں معلوم کیا کہ آپ اتنے لیٹ عرس میں
کیسے آئے مفتی ناگپوری نے جواب دیا کہ میں بزرگان مارہرہ مطہرہ کی قدم بوسی نیز
حضرت علامہ حسن میاں صاحب سے تبادلۂ خیال کرنے کیلئے آیا ہوں تاکہ ۲۶ صفر ۱۴۰۱ھ
کو ہونے والی بات چیت میں حضرت حسن میاں صاحب قبلہ بھی موجود ہوں جس پر
عتیق احمد سراسیمہ ہو کر بولے کہ اب تو اس تاریخ میں بجنور ہو نگے مفتی ناگپوری نے جواب
دیا کہ ۲۶ صفر انکی تحریری طے شدہ تاریخ ہے اور اگر ایسا ہے تو ہم کل ہی ان کو بلائے
لیتے ہیں یہ سن کر عتیق احمد فوراً بدایوں چل دیتے ہیں اور آبا کو علماء کرام کے ارادوں
سے آگاہ کر دیتے ہیں ۱۸ صفر ۱۴۰۱ھ کو مفتی ناگپوری مع اپنے ساتھی علماء کرام نیز حضرت
علامہ مفتی شریف الحق صاحب و حضرت مفتی عبدالمنان صاحب مبارکپوری کو ساتھ
لیکر بدایوں تشریف لے آتے ہیں فوراً ایک تحریر لکھکر مولوی خلیل احمد خاں کے پاس
بھیجتے ہیں مولوی خلیل احمد نے جواباً لکھ کر بھیج دیا کہ میں ۲۶ صفر ۱۴۰۱ھ مطابق
۴ جنوری ۱۹۸۱ء کو بجنور شادی میں جا رہا ہوں یہ وہی جواب تھا جو ان کے لڑکے
عتیق احمد مارہرہ مطہرہ میں دے کر آئے تھے۔ ہمارے مستعد علماء کرام نے ان سے پھر کہا
۲۶ صفر کو آپ اپنی طے شدہ تاریخ پر عذر پیش کر کے باہر جا رہے ہیں تو آج ۱۸ صفر ہے
اور آپ موجود ہیں ابھی بات کر لیں مگر وہ کسی بات پر راضی نہیں ہوئے اور حیلہ بہانہ کرتے
رہے آپ خود ہی فیصلہ کرتے جائیں کہ یہ حضرت کس قدر مہمل فریب سے کام لیتے چلے
جا رہے ہیں ان کے ایک فریب کی مثال یہ بھی ہے کہ پچھلے دنوں ۲۶ و ۲۷ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ
کو حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت
دامت فیوضہم العالیہ اور حضرت مولانا مولوی مفتی اختر رضا خاں صاحب قادری برکاتی
رضوی بریلوی کو کاسگنج میں بات چیت کر کے ایک ایک نمبر پر حسام الحرمین کے بارے میں دے

چکے ہیں مگر اس سے بھی بھر کر گئے آمدم برسر مطلب، مولوی خلیل احمد ہرگز ہرگز عرس قاسمی سے
آنے والے علماء کرام سے بات چیت کرنے کو تیار نہ ہوئے اور پھر دوسری تاریخ ۲۹ ر ۳۰ ر
ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ مطابق ۶ ر ۷ مارچ ۱۹۸۱ء جمعہ ہفتہ دونوں فریقین میں طے پا گئی
حضرت علماء کرام واپس ہو جاتے ہیں اور یہ اعلان کر دیا جاتا ہے کہ ۶ ر ۷ مارچ ۱۹۸۱ء
آخری اور فیصلہ کن تاریخ ہو گی اب ان کے کسی بہانے کو نہیں سنا جائیگا اگر بات
کرتے ہیں تو ٹھیک اور نہیں کرتے ہیں تو ۱۵ صفحہ کی وہ تحریر جو انہوں نے حضرت حسن
میاں کو دی ہے۔ فیصلہ کرنے کے لئے کافی ہے ۶ ر ۷ مارچ ابھی نہیں آئی تھی کہ مولوی
خلیل احمد نے بنام ضروری اعلان ایک اشتہار چھاپ کر عامۃ المسلمین کو دعوت دے
دی ہے۔ جبکہ یہ طے پایا تھا کہ گفتگو صرف حضرات علماء کرام کے درمیان ہو گی ضروری اعلان
اشتہار جس کا جواب مولانا آفتاب احمد خاں صاحب نے بنام انکشاف حقیقت دے دیا تھا
ضروری اعلان حقیقتاً فرار کا ایک راستہ تھا مگر اس نے ان کو اچھی طرح جکڑ کے رکھ دیا ہے
کہ اب انشاء اللہ الکریم کدھر بھی بچ کر نہیں جا سکتے ۶ ر ۷ مارچ ۱۹۸۱ء کی مقررہ تاریخ آجاتی
ہے اور حضرات مشائخ عظام و ممتاز علماء کرام کا نورانی قافلہ یکے بعد دیگرے ۵ مارچ
سے آنا شروع ہو جاتا ہے اور شرائط نامہ مناظرہ کی تحریری کارروائی شروع ہو جاتی ہے
مگر مولوی خلیل احمد اپنی فریبی چالوں کو پھر استعمال کرتے ہوئے اپنے موضوع کفالت
جو ان کا برسوں سے مقرر کیا ہوا ہے۔ اور ضروری اعلان میں چھاپ دیا ہے منکر ہو جاتے
ہیں تحریری طور پر لکھکر دے دیا کہ موضوع کفالت پر بات نہیں ہو گی اب کیا
تھا شہرت عام ہو جاتی ہے ایک ہلچل مچ جاتی ہے چھ مارچ جمعہ مبارکہ کا دن
آجاتا ہے سیکڑوں لا لوگ ہر طرف سے اکھٹے ہوتے چلے آرہے ہیں مسجد جعفری کے آس پاس
کی سڑکوں پر ہجوم نظر آرہے تھے حضرات علماء کرام کا ایک عظیم قافلہ سرزمین بدایوں پر آچکا

یہ ہیں حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں رضوی بریلوی حضرت علامہ مفتی
شریف الحق صاحب اعظمی مبارک پور حضرت علامہ مولانا شاہد رضا خاں صاحب قادری پیلی بھیتی مفتی
حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب قادری رضوی ناگپوری حضرت علامہ مجیب
اشرف صاحب اعظمی ناگپوری حضرت مولانا منصور صاحب مجیبی ناگپوری حضرت
مولانا خورشید احمد صاحب ناگپوری حضرت مولانا محمد شریف خاں صاحب ناگپوری
حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب بستوی حضرت مولانا محمد ایوب صاحب نعیمی مرادآبادی
حضرت مولانا غلام مصطفےٰ صاحب نعیمی مرادآبادی حضرت مولانا مفتی مظفر احمد صاحب
برکاتی داتا گنجوی۔ حضرت مولانا مظفر علی صاحب سہسوانی حضرت مولانا محمد حنیف
خاں صاحب رامپوری نیز دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف و دوسرے مدارس عربیہ سے
مدرسین حضرات مختلف شہروں قصبوں سے تشریف لے آئے ہیں آج ۶ مارچ جمعہ مبارکہ
بدایوں کا تاریخ ساز دن ہے۔ اس عظیم نورانی شخصیتوں نے سرزمین بدایوں پر باطل کے
سامنے آکر ثابت کر دیا ہے کہ ہم کہیں بھی ہوں وفاداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور
حفاظت ایمانی کے لئے ہمہ وقت ہر لمحہ ہر مقابلہ سے نبٹنے کے لئے تیار ہیں نماز جمعہ ادا
ہوتی ہے اور علامہ مجیب اشرف صاحب نے قبل جمعہ اور مفتی شریف الحق صاحب نے
بعد جمعہ اپنی ولولہ انگیز تقریریں فرما کر آئے ہوئے سیکڑوں لوگوں کے قلوب کو باغ باغ
کر دیا ہے۔ ایسا اجتماع عظیم مشکل سے ہی دیکھنے میں آتا ہے ایسی دلچسپی جو اس میں
ہے کسی مناظرہ میں دیکھنے میں نہیں آئی اعلان کر دیا گیا ہے کہ مولوی خلیل احمد بجنوری
ثم بدایونی جو آج تک لوگوں کو فریب دیکر دھوکہ میں رکھا ہے آج بھی آخری اور
فیصلہ کن ۶ مارچ کو انھوں نے اپنے موضوع کف لسان یعنی جن کفریات دیوبندیہ
پر حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ میں اکابر دیوبند کی تکفیر کی گئی ہے اور اپنے

ضروری اعلان میں بھی چھاپا ہے انکار کر دیا ہے اس لئے یہ انکا فرار اور موضوع سے ہٹنا ہی ان کی شکست ہے بس کیا تھا نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت مذہب اہلسنت پائندہ باد علمائے اہلسنت زندہ باد سے پوری فضا گونج رہی تھی اور مجمع منتشر ہو جاتا ہے۔

اب اشتہار ضروری اعلان جس نے مولوی خلیل احمد کو اپنے ہی دام میں پھانس رکھا تھا کام آتا ہے اور چند عمائدین شہر اپنی پوری کوشش صرف کر دیتے ہیں مگر ان کی کوشش کارآمد ثابت نہیں ہوتی ہے۔ اور ۶ر مارچ کا دن جمعہ مبارکہ ختم ہو جاتا ہے شب آجاتی ہے اور کوشش پھر تیز ہو جاتی ہیں اور قریب ۱۱ بج جاتے ہیں عمائدین شہر سخت پریشان ہیں۔ مولوی خلیل احمد اپنے مقررہ موضوع کفِ لسان پر ہرگز تیار نظر نہیں آتے دیکھکر عمائدین نے کہا کہ آپکو بات چیت ضرور کرنا ہے آخر میں انھوں نے یہ شرط رکھی کہ اچھا بغیر شرط پر آپ بات چیت کریں مجبوراً چار و ناچار بغیر شرط بات چیت پر مولوی خلیل احمد کو راضی ہونا ہی پڑا کیونکہ وہ خود ہی اپنے دام میں پہلے ہی پھنس چکے تھے۔ ہمارے علمائے کرام نے بھی بغیر شرط بات چیت کی منظوری کا دے دی۔ جب احباب اہلسنت نے حضرات علمائے کرام سے معلوم کیا کہ آپ نے بغیر شرط کیوں منظور کیا تو ارشاد فرمایا کہ ہم نے صرف اس وجہ سے اس بات کو منظور کیا کہ مولوی خلیل احمد آج تک فریب میں رکھے ہوئے ہیں اور آج بھی ہر شخص کی آنکھ میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں لہٰذا ہم ان کے اس فریب کو دورانِ گفتگو میں بے نقاب کرنا چاہتے ہیں۔ اور انشاء الکریم قرار شدہ موضوع پر ان کو لے آنا ہمارا کام ہے اور ۷ر مارچ ۱۰ بجے دن بجن بھائی صاحب کی کوٹھی میں مناظرہ ہونا چند عمائدین شہر کی سوجھ بوجھ میں طے پا جاتا ہے۔ احباب اہلسنت بدایوں کی جانب سے حضرت علامہ شاہد رضا خاں صاحب پیلی بھیتی اور اور حضرت علامہ ضیاء المصطفےٰ صاحب اعظمی کو مقرر کر دیا گیا یہ حضرات دس بج کر پندرہ منٹ پر کوٹھی پہونچ جاتے ہیں ادھر سے مولوی خلیل احمد جو تنہا بے یار و مددگار جن کو دعوت دی تھی ان میں سے بھی کوئی

نہ آیا تھا اپنے لڑکوں داماد اور شاگرد محمد یوسف تانگا والوں کے ساتھ قریب دس بجکر ۳۵ منٹ پر کوٹھی پر پہونچتے ہیں۔ قریب ۱۱ بجے غیر موضوع اور غیر مشروط بات چیت سے مناظرہ کا آغاز ہوتا ہے حضرت مولانا شاہد رضا خاں صاحب نے غیر موضوع بات چیت کا قریب ایک گھنٹہ تک جوابات دیکر مولوی خلیل احمد کو ناکارہ بنا دیا تھا اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ انکے طے شدہ موضوع کف لسان جس کا وہ تحریری انکار کر کے راہ فرار اختیار کر چکے تھے موضوع کف لسان کو متعین کرا لیتے ہیں اب کیا تھا یہ اللہ کے شیر موضوع کفِ لسان سے ادھر ادھر ہٹنے نہیں دیتے ہیں ضرب پر ضرب پڑ رہی تھی ان بیچارہ مولوی کے پاس سوائے لفاظی اور باطل دلائل دیوبندیہ کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ بالآخر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حضرت علامہ شاہد رضا خاں صاحب نے اپنی مہارت علمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام نقلی دلائل کے ساتھ ان پر کافر ہونے کا فتویٰ صادر فرما دیا یعنی مولوی خلیل احمد بجنوری اپنے ہی دلائل کی بنا پر کافر ہیں مگر حضرت علامہ ضیاء المصطفےٰ صاحب اپنی دانشوری اور دور اندیشی کو مدنظر رکھتے ہوئے مولوی خلیل احمد کو ایک اور موقع دیا اور گفتگو کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اب کیونکہ ۱/۲ ۲ بجنے والے ہیں۔ نماز وغیرہ پڑھتا ہے وقفہ ہو جاتا ہے بعد وقفہ کے پھر بات چیت کا آغاز ہوتا ہے اور یہ سلسلہ قریب بعد نماز مغرب ۱/۲ ۷ بجے تک چلتا رہا اور یہ گفتگو انتہائی سودمند تھی حضرت علامہ ضیاء المصطفےٰ صاحب نے اپنے مکمل علمی دلائل سے متعدد دندان شکن توڑ جوڑ کر کے مولوی خلیل احمد بجنوری کی شہرت یافتہ علمی گٹھیا کو پاش پاش کر کے رکھ دیا تھا ان کے پاس سوائے ضد اور حمایت دیوبندیت کے کوئی معقول دلیل نہ تھی جس سے دیوبندی مولویوں کا کفر اٹھا سکیں اب ان کا سارا بھرم کھل چکا تھا سوائے بھاگنے کے اور کوئی راستہ نہ تھا بالآخر بھاگنے کا راستہ تلاش کر ہی لیتے ہیں ہار جھک مار کر کہتے ہیں کہ ہم مباہلہ کے لئے تیار ہوں مرحلہ کر لیجئے۔ حضرت علامہ ضیاء المصطفےٰ صاحب

نے بروقت مباحلہ کا جواب دیا اور اپنی حق گوئی و سچائی کی خاطر فوراً پوری عبارت مباحلہ کی لوگوں کو سنائی اب مولوی خلیل احمد سے کہا گیا کہ آپ بھی اپنی مباحلہ کی عبارت لوگوں کو پڑھکر سنائیں بس اب کیا تھا گھبرائے الفاظ میں اگر مگر کی عبارت پڑھنے لگے اگر مگر صرف اس وجہ سے تھا کہ جان رہے تھے میں صحیح عبارت سنا کر قسم کھاتا ہوں تو میرے اوپر عذاب نہ اتر آئے کیونکہ میں دشمنان خدا اور رسول کی حمایت پر دروغ گوئی میں مبتلا رہوں عمائدین شہر نے خوب اچھی طرح سمجھ لیا اور کہا کہ آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔ مولانا خلیل احمد خوب سمجھ چکے تھے کہ ہمت ہار چکا ہوں کمر ٹوٹ چکی ہے۔ لہٰذا عمائدین شہر کو آپس میں محو گفتگو دیکھکر کتابیں پھیکے سے اٹھاتے ہیں اور بغیر کسی کو بتائے بڑی خاموشی کے ساتھ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ہمارے علمائے کرام اور دیگر حضرات دیکھتے ہی رہ گئے کہ مولوی خلیل احمد کدھر روانہ ہو گئے کوٹھی میں چائے وغیرہ کا پہلے سے انتظام کیا گیا تھا ہمارے علمائے کرام کوٹھی میں موجود ہیں مولوی خلیل احمد بجنوری کے فرار ہونے اور شکست فاش کی خبر عام ہو جاتی ہے اور برادران اہلسنت اپنے اپنے ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے لئے ہوئے کوٹھی پہونچ جاتے ہیں عمائدین شہر ان لوگوں کو روک رہے ہیں کہ آپ لوگ ابھی ٹھہریں۔ چائے وغیرہ پی لیتے ہیں بس جیسے ہی کوٹھی سے باہر علمائے کرام آتے ہیں برادران اہلسنت اپنے اپنے گجرے علمائے کرام کے گلے میں ڈال دیتے ہیں اور بشکل جلوس نعرۂ تکبیر نعرۂ رسالت نعرۂ غوث مذہب اہلسنت زندہ باد مسلک اعلیٰ حضرت نہیں چھوڑینگے علمائے اہلسنت زندہ باد فاتح مناظرین زندہ باد کے نعروں کے ساتھ بھائی افتخار الدین صاحب کے مکان پر آجاتے ہیں۔ اور یہ جلوس برادران اہلسنت کی ایک کثیر تعداد کو مناظرہ کی تفصیل سے آگاہ کرتے ہیں۔ افتخار الدین کے مکان پر لاؤڈ اسپیکر لگا دیے گئے ہیں مکان کچھا کچھ بھرا ہوا ہے اور ہر طرف آدمی ہی آدمی نظر آرہے ہیں مولوی خلیل احمد کی شکست فاش کی تفصیل سننے کے بعد مجمع منتشر ہو جاتا ہے کیونکہ آج ہی بعد عشاء جناب

رئیس احمد خاں صاحب سابق ممبر ٹاؤن ایریا بدایوں محلہ جالندھری سرائے کے یہاں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظام کیا گیا ہے اور تمامی علماء کرام اس جشن میں مدعو ہیں اس لئے بعد ختم پروگرام فوراً ہی قریب ۹ بجے شب رئیس احمد ممبر صاحب کے مکان تمامی علماء کرام جاتے ہیں اور بعد فراغت نماز وغیرہ ۱۰ بجے شب محفل کا آغاز ہوتا ہے تلاوت کلام پاک اور نعت ومنقبت کے بعد سب سے قبل حضرت مولانا مظفر احمد صاحب داتا گنجوی پھر حضرت علامہ مجیب اشرف صاحب اعظمی و حضرت علامہ ضیاء المصطفٰے صاحب اعظمی و حضرت علامہ مشاہد رضا خاں صاحب حشمتی پیلی بھیتی و حضرت علامہ مفتی مولانا شریف الحق صاحب اعظمی اور آخر میں حضرت نبیرہ اعلیٰ حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب رضوی بریلوی اپنی نورانی عرفانی حقانی ایمان افروز تقریر فرما کر محفل پر وجد طاری کر رہے تھے۔ محفل کیا تھی نورانی رات تھی شمع رسالت کے پروانے دیوانہ وار جھومتے ہوئے چلے آرہے تھے۔ کوٹھی کچھا کچھ بھری ہوئی تھی۔ حقیقتاً یہ محفل تاریخ ساز حیثیت کی حامل تھی رئیس احمد صاحب پھولے نہ سمار ہے تھے قریب ۲ بجے شب صلاۃ وسلام کے بعد تمامی حضرات اپنے اپنے گھروں کو واپس ہو جاتے ہیں۔ اور تمامی علماء کرام واپس افتخار الدین کے مکان پر تشریف لے آتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے مہمانوں اور حضرات علماء کرام کی واپسی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے مگر بہت سے علماء کرام ابھی جلوہ فرماں ہیں کیونکہ محلہ کے نوجوان حوصلہ مند غلامان مصطفٰے نے ۱۸ مارچ ۱۹۸۱ء کو سرخ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے قریب سڑک پر ایک شاندار جشن فتح منانے کا انتظام کیا۔ سڑک کو شامیانوں وقناعتوں راڈوں قمقموں سے بقعۂ نور بنا دیا ہے اب کیا تھا عشاء کا وقت آجاتا ہے بعد نماز عشاء تلاوت کلام پاک سے جشن فتح کا پروگرام شروع ہوتا ہے نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا جا رہا ہے ایک بچوں کی ٹولی جس کو حضرت مولنا احمد حسن صاحب گنوری ثم بدایونی لیکر آئے تھے۔ بہت ہی عمدہ انداز میں سریلی آوازوں کے ساتھ بارگاہ رسالت میں نذرانہ پیش کر کے مجمع کو باغ باغ کر دیا تھا اور ادھر مجمع کا یہ عالم تھا کہ ہر

ہر طرف سے جوق در جوق سیکڑوں کی تعداد میں آدمی چلے آرہے تھے حد نظر تک ادمی ہی آدمی تھے۔ جو اس بات کے منتظر تھے کہ کب تقریر کا سلسلہ شروع ہو اور ہم مولوی خلیل احمد بجنوری کی تبدیلی مذہب پر ہونے والے مناظرہ کی تفصیل سن سکیں لہذا فوراً ہی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور سب سے قبل حضرت مولوی احمد حسین صاحب گنوری بدایونی نے چند منٹ بیان فرمایا اور پھر حضرت علامہ مجیب اشرف صاحب نواسہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے اپنی ولولہ انگیز تقریر فرما کر مجمع پر وجد طاری کر دیا تھا اور آخر میں حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب اعظمی شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے مولوی خلیل احمد بجنوری کے تبدیل مذہب کے واقعات اور مناظرہ کی گفتگو پر شاندار تبصرہ فرماتے ہوئے اخیر میں حتمی اور آخری فیصلہ صادر فرما دیا جو آپکے سامنے موجود ہے قریب ۳ بجے شب جشن فتاح کا یہ مبارک سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور ۹ مارچ ۱۹۸۱ء آجاتی ہے اور ۴ بجے دن حضرت بابرکت رہنمائے طریقت آبروئے سنیت پیشوائے اہل سنت مفتی اعظم ہند دامت فیوضہم العالیہ سرزمین بدایوں پر جلوہ افروز ہو چکے ہیں

رئیس احمد صاحب کی کوٹھی میں حضرت کا قیام ہے انوار کی بارش ہو رہی ہے پروانہ وار شمع رسالت کے دیوانے جوق در جوق قطار در قطار حضرت کی نورانی صورت سیرت کو دیکھنے کے مشتاق کھنچے چلے آرہے ہیں دیکھتے ہی دیکھتے کوٹھی بھر چکی ہے سڑکوں پر ہر طرف ہجوم نظر آرہا ہے۔ چند نوجوان پوری مستعدی کے ساتھ مجمع پر کنٹرول کرنے کیلئے مشغول ہیں ہجوم میں جوش وجذبہ کی وجہ سے کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا ہے

داخل سلسلہ حضرات گروہ در گروہ شرف بیعت سے مستفیض ہو رہے اور یہ سلسلہ قریب بارہ بجے شب تک جاری رہا سیکڑوں حضرات داخل سلسلہ ہو چکے ہیں مگر سلسلہ ختم ہوتا نظر نہیں آرہا ہے حضرت کی طبیعت علیل تھی اور واپس بھی حضرت کو جانا تھا اس لئے بڑی مشکل

سے مجمع پر کنٹرول کر کے جناب رئیس احمد صاحب ممبر ٹاؤن ایریا بدایوں محلہ جالندھری سرائے
سے رخصت ہو کر بھائی افتخار الدین کے مکان میں جلوہ افروز ہوتے ہوئے بریلی شریف
تشریف لے جاتے ہیں اس عظیم ترین نورانی ذات بابرکت کی آمد سے یہ پورا ہفتہ تاریخ
ساز حیثیت کا حامل ہے اور اس کو اگر مدینۃ العلماء کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا ۳ مارچ سے ۹
مارچ تک یہ ایام ہمیشہ یاد کئے جائیں گے۔ آپ یہ سارا کام مکمل ہو جاتا ہے اور مولوی خلیل احمد
کے مکر و فریب المدد یا پولس کچھ کام نہ آسکا بالآخر ان تمام راہوں سے گذرنے کے بعد جشن فتح
میں مولوی خلیل احمد بجنوری پر جو حکم صادر فرمایا گیا تھا اس کو بشکل استفتاء ترتیب دے
دیا گیا اور حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب اعظمی نے اس پر جواب قلم بند فرمایا جس پر نبیرۂ
اعلیٰ حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب کی تصدیق و تتمہ جو چند مناظرہ کی جھلکیوں کے ساتھ
شامل ہے جو آپ کیلئے انتہائی مفید ثابت ہوگا۔ جس پر ہندوستان کے ممتاز ترین علماء کرام
و مفتیان عظام و مشائخ کرام کی تصدیقات سے بھرپور شرعی فیصلہ آپکے سامنے ہے یہ آپکا کام
ہے کہ آپ انتہائی خلوص سے الحب للہ والبغض فی اللہ کے تحت محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
روشنی میں پڑھیں اور اپنی غیرت ایمانی کا صحیح مظاہرہ کریں الیا نہ ہو کہ آپ بغض و حسد
و ذاتی اغراض و مقاصد کی بنا پر اپنا ایمان کھو بیٹھیں۔ خدا بزرگ و برتر اپنے حبیب صلی
اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ہمیں سب کچھ قربان کرنے کی توفیق بخشے اور ہم سب سواد اعظم
اہلسنت و جماعت پر قائم رہیں حق بولیں حق کا ساتھ دیں حق پر عمل کریں دعا ہے کہ ہم سب
نائبان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے راستے پر چلتے رہیں آمین بجاہ النبی الکریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و آلہ و صحابہ اجمعین مذہب اہلسنت پائندہ باد علماء اہلسنت زندہ باد

خادمان بزم قاسمی برکاتی بدایوں:۔

(نوٹ) لگاہ اولین مضمون میں ہم نے جن گوشوں کو اختصار کے ساتھ آپکے سمجھنے
کے لئے نذر کیا ہے اس کی مکمل تفصیل جس کے ۲۰ صفحات قلم بند ہو چکے ہیں اور ۱۵ صفحہ
پر مبنی مولوی خلیل احمد کی قلمی تحریر جو انکے تبدیلی مذہب کا روشن ثبوت ہے۔ جس کا جواب
علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری نے دیا ہے جو ۴ صفحات پر مشتمل ہے منظر عام پر لانے والے ہیں انتظار
فرمائیں والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادرانِ مسلمین! مولوی خلیل احمد بجنوری ثم بدایونی کے چند سال سے تبدیل مذہب کے

علمائے کرام سے وقتاً فوقتاً گفتگو۔ اور پھر ۶ تا ۷ مارچ ۱۹۸۱ء کے آخری اور فیصلہ کُن مناظرہ کے بعد احباب اہلسنّت کا علمائے کرام سے استفسار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین کہ مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری ثم بدایونی کے بارے میں جو عرصہ دراز تک حسام الحرمین اور الصوارم الھندیہ کے فتاوی مبارک کے مطابق اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی، رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی کو کافر مرتد جانتے تھے اور برملا اپنی تحریروں اپنی تقریروں میں اُن سب کے کافر مرتد ہونے کا اعلان کرتے تھے اور اُن کے حامیوں سے ہمیشہ مناظرہ مقابلہ کرتے تھے۔ اُن سے میل جول، سلام کلام، نشست برخاست کو حرام قطعی جانتے تھے۔ اور اس پر بہت شدت کے ساتھ عمل پیرا تھے۔ بلکہ وہابیوں دیوبندیوں سے میل جول رکھنے والے سنی مسلمانوں کو بھی اپنے قریب پھٹکنے نہیں دیتے تھے اس قدر تشدد کے باوجود ہمیں سخت حیرت ہوتی ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کو وہابیوں کے مدرسہ میں تعلیم دلاتے تھے۔ اب کچھ دنوں سے انھوں نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہے۔ اپنی نجی مجلسوں میں بلا استثنا تمام علمائے اہلسنّت کی بھرپور غیبت کرتے رہتے ہیں۔ افتراء

اور بہتان باندھنے سے بھی باز نہیں رہتے۔ اس کے برخلاف علماء دیوبند کی بہت لمبی چوڑی تعریفیں کرتے ہیں۔ ان کی تکفیر کے بارے میں کف لسان کرنے لگے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے بسط البنان اور خلیل احمد انبیٹھوی کا قول دیکھا ہے مواخذۂ اخروی کے اندیشہ سے احتیاطاً انکی تکفیر سے کفِ لسان کرتا ہوں ان کا کہنا یہ ہے کہ بسط البنان کی مندرجہ ذیل عبارت حفظ الایمان کی کفری عبارت سے توبہ و رجوع ہے۔

میں نے یہ خبیث مضمون، حسام الحرمین و تمہید وغیرہا میں میری طرف منسوب کیا گیا ہے کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچہ اور ہر پاگل اور ہر جانور اور ہر چوپائے کو حاصل ہے کسی کتاب میں نہیں لکھا۔ اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں کبھی اس مضمون کا خطرہ نہیں گزرا اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحتہً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی۔ اور تنقیص کرتا ہے حضور سرورِ عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

اسی طرح مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا یہ قول پیش کرتے ہیں۔

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے جو بندہ پر الزام لگایا ہے بالکل بے اصل اور لغو ہے۔ میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر مرتد ملعون جانتے ہیں جو شیطان علیہ اللعن کیا کسی مخلوق کو بھی جنابِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے۔ یہ کفر یہ مضمون براہین کی کسی عبارت میں نہ صراحتہً نہ کنایتہً مجھ کو تو مدت العمر کبھی اس کا وسوسہ نہیں ہوا۔ (ملتقطاً)

اور کہتے ہیں حدیث میں آیا ہے کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے اور امام غزالی نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے میں خطرہ ہے اس لئے میں مولوی

اشرف علی تھانوی وغیرہ کی تکفیر سے کفِ لسان کرنے لگا ہوں ۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ مولوی خلیل احمد مذکور اپنے اس قول میں حق بجانب ہیں کہ نہیں. وہ کافر ہیں یا مسلمان ؟ اُنکے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز اور ان سے مرید ہونا درست ہے یا نہیں ۔ اور جو لوگ بیعت ہو چکے ہیں وہ کیا کریں بینوا توجروا

خادمان بزمِ قاسمی برکاتی بدایوں

حضرت علامۃ الشیخ مولانا شاہ مفتی شریف الحق صاحب قادری نائب مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا

-: ایمان افروز جواب :-

الجواب ۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ پر یہ لکھا ہے پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے تھانوی صاحب نے اس عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو ہر کس و ناکس، بچوں پاگلوں، جانوروں چوپاؤں کے علم سے تشبیہ دی یا ان کے برابر کر دیا۔ یہ بلاشک و شبہہ یقیناً حتماً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح شدید توہین ہے ۔ اسی طرح مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر پہلے یہ لکھا کہ "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں تھی اور شیطان اور ملک الموت کو زمین کا علم محیط حاصل ہے" پھر اس کے بعد یہ لکھا کہ "شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی ۔

فخرِ عالم کے وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے" اس کا صاف صریح یہ مطلب ہوا کہ انبیٹھوی صاحب شیطان کی وسعت علم کو یعنی شیطان کے علم کے زائد ہونے کو نص یعنی قرآن حدیث سے ثابت مانتے ہیں مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم سے مطلقاً انکار کرتے ہیں۔ انکار ہی نہیں اسکو شرک بتاتے ہیں۔ اس کا حاصل یہ ہوا کہ انبیٹھوی صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ ابلیس لعین کا علم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے یہ بھی بلا کسی شک وتردد کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع واعلیٰ میں ناقابلِ برداشت کھلی ہوئی توہین ہے اور اس میں کسی مسلمان کو ادنیٰ سا تردد بھی نہیں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ادنیٰ سی توہین کرنے والا اسلام سے خارج اور کافر ہے امت کا اس پر اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے درمختار دُرر غرر بزازیہ وغیرہا میں ہے۔ من شک فی کفرہ وعذابہ کفر۔ شفاء قاضی عیاض اور شامی میں ہے۔ اجمع المسلمون علی ان شاتمہ کافر من شک فی کفرہ وعذابہ کفر۔ مولوی قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں صفحہ ۳ پر یہ لکھا۔

"خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہونا عوام کا خیال ہے اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ یہ مقام مدح میں ذکر کے قابل نہیں۔ اس کو فضل وکمال میں کچھ دخل نہیں اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف بیہودہ گوئی کا وہم لازم آتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نقص کا توہم ہوتا ہے۔ قرآن میں بے ربطی لازم آتی ہے"۔ پھر صفحہ ۴ پر لکھا "خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور انبیاء بالعرض"۔ پھر صفحہ ۱۶ ۳۳ پر لکھا اگر بالعرض آپ کے

زمانے یا بعد زمانۂ نبوی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (خلاصۂ عبارات) — ان سب کا حاصل یہ نکلا کہ نانوتوی صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں ہیں۔ آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد بھی نبی پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ عقیدہ بلاشبہ کفر صریح ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ضروریات دین سے ہے اور ضروریاتِ دین کا انکار کرنے والا بلاشبہ کافر ہے۔ امام غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں۔ ان الامۃ فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤل ولا مخصوص۔ یعنی تمام امت محمدیہ علی صاحبہا وعلیہا التحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا۔ کبھی کوئی رسول نہ ہوگا۔ اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخری نبی کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنیٰ گڑھیے نہ اس عموم میں کوئی تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانہ یا زمین کے کسی طبقہ سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشہ یا سرسام میں بہکنے بڑانے بکنے کے قبیل سے ہے اُسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآنی کی تکذیب کر رہا ہے جس میں کسی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔ انہیں وجوہ کی بنا پر علماء حرمین طیبین و ہند و سندھ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کہ یہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کرنے اور ختم نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے ایسے کافر مرتد ہیں کہ جو اُن کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد انکو کافر مرتد نہ مانے نہ کہے ان کے کافر مرتد ہونے میں شک کرے انہیں کافر کہنے سے کف لسان کرے وہ خود کافر ہے۔ الصوارم الہندیہ میں ہندوستان کے تمام علماء اہلسنت کا یہ فتوی برسہا برس سے چھپ رہا ہے جس میں علماء بدایوں۔ علماء رامپور۔ علماء دہلی۔ علماء لکھنؤ کی بھی تصدیقات موجود ہیں خصوصیت سے حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر صاحب بدایونی و مولانا عبدالغفار صاحب رام پوری کی بھی تصدیقات موجود ہیں۔ اس تفصیل کی روشنی میں مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی جب کہ ان اکابر دیوبند کے ان کفریات پر مطلع بھی ہیں۔ اور ان کے اعذار لنگ سے بھی واقف ہیں۔ علماء اہلسنت نے ان سب کے جو رد کیئے ہیں اس پر بھی واقف ہیں پھر بھی اب انکو کافر نہیں کہتے بلاشبہ یہ بھی حسب تصریح آئمہ امت و علماء ملت کافر مرتد ہیں۔ اُن کا یہ بہانہ کہ میں نے جب سے بسط البنان اور انبیٹھوی کا وہ قول دیکھا ہے کف لسان کرتا ہوں" ناقابل قبول ہے۔ رہا بسط البنان کا قصہ تو بسط البنان آج نہیں چھپی ہے۔ ۱۳۲۹ھ میں لکھی گئی ہے اس وقت سے برابر حفظ الایمان کے ساتھ چھپ رہی ہے۔ یہ کف لسان اگر بسط البنان کی وجہ سے ہوتا تو شروع میں جب بسط البنان چھپی تھی اور مولوی صاحب مذکور نے دیکھا تھا اسی وقت سے کف لسان کرتے۔ برسہا برس تک بسط البنان دیکھنے کے باوجود بھی تھانوی کی تکفیر کرتے رہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تکفیر سے کف لسان کی وجہ بسط البنان نہیں ہے بلکہ ان کے دل کی بیماری ہے۔ ثانیاً بسط البنان یا انبیٹھوی کا قول ان دونوں کا اپنی کفری عبارت

کا انکار ہرگز ہرگز نہیں۔ تھانوی نے بسط البنان میں یا کہیں یہ کبھی نہیں لکھا ہے کہ حفظ الایمان کی وہ صفحہ ۸ والی عبارت میری نہیں ہے۔ بلکہ اس نے بسط البنان میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ یہ عبارت میری ہے۔ یہی حال انبیٹھوی کے مذکورہ قول کا بھی ہے۔ اس لئے ان دونوں کو انکار بتا کر کف لسان کی بنیاد بنانا فریب اور دھوکا ہے۔ تھانوی وانبیٹھوی کے سر یہ الزام ہے کہ حفظ الایمان وبراہین قاطعہ کی مذکورہ بالا عبارتیں کفر ہیں۔ تھانوی وانبیٹھوی نے کبھی کہیں نہ کہا ہے نہ لکھا ہے کہ یہ عبارتیں ہماری نہیں ہیں۔ پھر انکار کیسے ہوا۔ اس کو ہر عقل والا سوچے ہاں اگر کہیں بھی ان دونوں نے یہ کہا ہوتا یا لکھا ہوتا کہ یہ عبارتیں ہماری نہیں ہیں۔ تو ضرور اس کو انکار کہا جاتا پھر اس پر غور بھی کیا جاتا۔ یہ کہہ دینا کہ یہ خبیث مضمون میں نے کبھی کہیں نہیں لکھا اس صورت میں کبھی بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ یہ خبیث مضامین جن عبارتوں میں ہیں وہ انکی زندگی سے لیکر اب تک برابر چھپ رہی ہیں اور اس بات کا انہیں اقرار بھی ہے کہ یہ عبارتیں ہماری ہی ہیں۔ ان کفریات کا انکار نہیں بلکہ صراحۃً اقرار ہے۔ اور مولوی خلیل احمد بدایونی کا یہ کہنا کہ میں نے بسط البنان اور یہ قول دیکھ کر اور انہیں انکار سمجھ کر کف لسان کیا ہے اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ان عبارتوں کو بلا کسی شک وتردد کے توہین رسول اور ضروریات دین کا انکار صریح مانتے ہیں۔ تو خود مولوی خلیل احمد بدایونی کے قول سے ان دونوں کا اقراری کافر ہونا ثابت ہے۔ ثالثاً اگر بقول مولوی خلیل احمد بدایونی بسط البنان اور انبیٹھوی کے قول مذکور کفر سے انکار اور توبہ ہے تو لازم کہ بقول مولوی خلیل احمد بدایونی۔ یہ دونوں اب پکے سچے مسلمان ہوگئے پھر ان کے بارے میں تکفیر سے پھر صرف کف لسان کے کیا معنی؟ ان کو تو کھل کر کہنا چاہیئے کہ یہ دونوں پہلے کافر

مرتد تھے۔ مگر اب خالص مسلمان ہیں۔ رابعًا۔ بلاشبہ حدیث میں فرمایا گیا
ہے کہ اگر کوئی کسی کو کافر کہے اور وہ شخص کافر نہ ہو تو کہنے والا خود کافر ہے اور
علماء نے فرمایا کہ مسلمان کو کافر اعتقاد کرکے کافر کہنے والا کافر ہے۔ مگر یہ حکم
کسی مسلمان کو کافر کہنے کا ہے۔ کسی شاتم رسول گستاخ رسول کو کافر کہنے کا یہ
حکم نہیں جو احکام مسلمانوں کے ساتھ خاص ہیں انکو شاتمان رسول پر ڈھالنا
یہ کسی کافر نواز کا کام ہوسکتا ہے کسی دیندار مسلمان کا نہیں ہوسکتا ہے جب
اکابر دیوبند شان رسالت میں گستاخی اور ضروریات دین کا انکار انکی کتابوں
سے ثابت ہے۔ تو انہیں کافر و مرتد کہنا کسی مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو
کافر کہنا ہے۔ مرتد کو مرتد کہنا ہے۔ اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کا بھی
مطلب ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے میں خطرہ ہے انکے ارشاد کا یہ مطلب ہرگز
ہرگز نہیں کہ اگر کوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو منہ بھر کر گالیاں
دے اور ضروریات دین کا کھلم کھلا انکار کرے پھر بھی اس کی طرف اس بنا پر کہ
وہ کلمہ پڑھتا ہے اپنے کو مسلمان کہتا ہے کافر نہ کہا جائے خود امام غزالی نے ایسے
کلمہ گو متعدد فرقوں کی تکفیر کی ہے جنھوں نے ضروریات دین کا انکار کیا **خامسًا**
بقول خلیل احمد بدایونی " تھانوی اور انبیٹھوی کی تکفیر سے کف لسان بسط البنان
اور انبیٹھوی کے اس قول کی بنا پر ہے۔ گنگوہی اور نانوتوی کی تکفیر سے کف لسان
کی کیا وجہ ہے۔ گنگوہی جی براہین قاطعہ کے مصدق ہیں۔ اس لئے براہین قاطعہ کے
کفر میں انبیٹھوی کے برابر کے شریک۔ و منہم۔ سادسًا۔ انبیٹھوی، تھانوی، گنگوہی جی یہ
سب کے سب نانوتوی کو تحذیر الناس کی کفری عبارتوں پر مطلع ہونے کے باوجود
اس کو مسلمان جانتے تھے۔ گنگوہی صاحب کے یہ رفیق جانی تھے۔ اور تھانوی
اور انبیٹھوی انکو اپنا امام ربانی مانتے تھے۔ اس طرح یہ تینوں کافر ہوئے

سابعا - مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی اگرچہ یہ کہتے ہیں کہ میں انکی تکفیر سے کف لسان کرتا ہوں۔ مگر ان کے اقوال سے ثابت ہے کہ ان چاروں کو پکا سچا مسلمان مانتے ہیں۔ اور ان کی تکفیر کو مواخذہ اخروی کا موجب بتاتے ہیں اور علماء اہلسنت لسبط البنان اور انبیٹھوی کے اس قول کے باوجود ان سب کو کافر مرتد کہتے ہیں۔ تو مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی کے بقول سارے علماء اہلسنت کافر ہوئے۔ مولوی خلیل احمد صاحب بدایونی سے کوئی پوچھے کہ شاتمان رسول ضروریات دین کے منکرین کو مسلمان مان کر اور علماء اہلسنت کو کافر مان کر وہ خود کیا ہوئے۔ بلاشبہ یہ اُن وہابی شاتمان رسول کے زبردست حامی اور طرفدار ہوئے۔ اور علماء اہلسنت کے پکے دشمن نہ صرف علماء اہلسنت کے بلکہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بھی دشمن ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا **عدوك ثلاثة عدوك وصديق عدوك وعدو صديقك** - تیرے تین دشمن ہیں ایک وہ جو براہ راست تیرا دشمن ہو دوسرے تیرے دوست کا دشمن ہے۔ تیسرے دشمن کا دوست۔ علماء اہلسنت سے اُن کی دشمنی اور علماء دیوبند سے ان کی دوستی کھلی ہوئی ہے اور جب یہ شاتمان رسول دیوبندی مولویوں کے دوست ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بلاشبہ دشمن ہوئے۔ ایسے شخص سے اس کی کیا شکایت کہ یہ علماء اہلسنت کی غیبت کرتا ہے اور دیوبندی مولویوں کی تعریف و توصیف کرتا ہے۔ یا اپنے لڑکوں کو وہابیوں دیوبندیوں کے مدرسہ میں تعلیم دلائی یا دلاتا ہے

خلاصہ - کلام یہ کہ مولوی خلیل احمد صاحب بجنوری ثم بدایونی کا ان چاروں کی تکفیر سے کف لسان کرنا اور ان کی تکفیر کو مواخذۂ اخروی کا سبب بتانا ہی نہیں بلکہ ان کو حقیقت میں مسلمان ماننا کفر خالص ہے جس کی وجہ

سے یہ خود کافر و مرتد ہو گئے۔ اگر بیوی والے ہیں توان کی بیوی ان کے نکاح سے نکل گئی۔ ان کے سارے اعمال رائیگاں ہو گئے۔ انکی اپنے پیر سے بیعت فسخ ہو گئی خلافت موقوف ہو گئی۔ سلسلہ منقطع ہو گیا اب نہ اُنکے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے نہ اُن سے میل جول جائز نہ ان سے بیعت ہونا جائز اور جتنے لوگ اُن سے اب تک مرید ہو چکے ہیں ان سب کی بیعت ختم ان سب پر ضروری ہے کہ وہ صحیح العقیدہ سنی شیخ سے بیعت ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب اسکتبہ محمد شریف الحق امجدی خادم الافتاء اشرفیہ مبارکپور ضلع بدایوں

مورخہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ روز یکشنبہ۔

نائب مفتی اعظم صاحب کے جواب پر حضرت علامۃ الفاضل نبیرۂ اعلیٰحضرت مولانا مولوی مفتی شاہ اختر رضا خانصاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی ازہری دامت برکاتہم العالیہ کا حکم وتصدیق

لقد اصاب من اجاب، واللہ تعالیٰ اعلم فی الواقع مولوی خلیل احمد بجنوری ثم بدایونی کا دیابنہ کی تکفیر سے کفِ لسان بے بنیاد بلکہ کھلا فساد اور اشرف علی دانبیٹھوی کے مفروضہ انکار کو بہانہ بنانا ظاہر الفساد اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا اور دیوبندیوں کی حمایت میں خود دیوبندیوں سے آگے قدم بڑھانا اور خوب خوب داؤ مکر وفریب دینا ہے۔ مولوی مذکور صاف و انکشاف بہ دروغ بے فروغ بول رہے ہیں۔ کہ جب سے میں نے بسط البنان الخ اولاً عرصۂ دراز سے بسط البنان، حفظ الایمان کے ساتھ چھپ رہی ہے اور ظاہر یہ کہ انھوں نے بھی بہت پہلے دونوں کتابیں ضرور دیکھی ہیں۔ اور ان کے جو رد لکھے گئے وہ بھی

ضرور ان کی نظر سے گزرے اور ان تمامی پر مطلع ہو کہ ایک طویل مدت تک
حفظ الایمان کی عبارت مندرجہ جواب پر اشرف علی کی تکفیر کرتے رہے تو ان کی یہ
بے خبری بناوٹ ہے اور اب ان کا یہ عذر کہ انھوں نے اب بسط البنان دیکھی
عذر لنگ ہے جو کسی ذی شعور کے نزدیک نہیں چلے گا۔ اور اس ادعاء
خلاف ظاہر میں انکو سچا نہ جانا جائیگا کہ خلاف ظاہر دعوی نامسموع و مختار
نہیں ہے۔ ان الامین انما یصدق فیما لا یخالفہ الظاہر بلکہ خلاف ظاہر پہ
شہادت بھی مردود لسان الحکام میں ہے و فی المنبع قال ابوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ
اذا قال المدعی لیس لی بینۃ علی ہذا الحق ثم اقام البینۃ علی ذلک لم تقبل لانہ
اکذب بینۃ اھ اور جب انھوں نے بہت پہلے دونوں کتابیں دیکھ رکھی ہیں۔
اور ان کے رد بھی ضرور دیکھ رکھے ہیں تو دو حال سے خالی نہیں یا تو جناب کے
دل میں تکفیر سے کف لسان کا خیال جبھی سے پیدا ہوا ہو گا اگر ایسا تھا تو اتنی
مدت تک کیوں تکفیر کرتے رہے یا پہلے علماء اہلسنت کی طرح جناب کو بھی
وہ انکار مزعوم تسلیم نہ ہو گا۔ اب مولوی خلیل احمد صاحب بتائیں کہ پہلے
جناب کو انکار نامسلم کیوں تھا۔ اور اب کیوں مسلم ہو گیا؟ ثانیاً۔ اشرف علی
کو اپنی کفری عبارت یا مضمون سے منکر بتانا بھی۔ مولوی مذکور کا سفید جھوٹ
ہے۔ اشرف علی کو اسی بسط البنان میں جا بجا اپنی عبارت کا اقرار ہے چنانچہ
وہ رقمطراز ہے وہ عبارت دوسری دلیل کی ہے جو اس لفظ سے شروع ہوئی
ہے۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر کھر لکھا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ
پر علم غیب کا حکم کیا جانا۔ الخ دیکھو صلا و صلا بسط البنان اور اس مضمون
کفری سے اشرف علی کا رجوع بتانا اس پر کھلا افترا ہے۔ جو اسے مسلم
نہیں ہو سکتا کہ اسی بسط البنان میں وہ رجوع سے صاف منکر چنانچہ وہ

رقمطراز ہے۔ اس سے یہ شبہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ابتک کیوں نہیں لکھا۔ شاید اب رجوع کر لیا ہو سو وجہ نہ لکھنے کی یہی سنتی۔ کہ کسی نے پہلے انسوں کی طرح پوچھا ہی نہ تھا باقی رجوع تو وہ ہے جو پہلے اور قول اور عقیدہ ہو اور اب اسے ترک کر کے دوسرا قول اور عقیدہ اختیار کیا ہو۔ بالجملہ اشرفعلی اپنی عبارت سے منکر نہیں۔ یونہی خلیل احمد انبیٹھوی بھی اس کفری عبارت مندرجہ جواب سے منکر نہیں ورنہ بھاولپور میں اس عبارت پر مناظرہ نہ ہوتا رسالہ تقدیس الوکیل میں یہ پورا مناظرہ چھپا ہے۔ تذکرۃ الخلیل مصنفہ عاشق الٰہی میرٹھی میں ہے اس تحریر ذیل سے فہیم شخص مسائل مختلف فیہا کی ابحاث فریقین کو بالاجمال سمجھ سکتا ہے۔ کہ مباحثہ مسائل خلف وعید بشریت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وسعت علم ملک الموت وشیطان مجلس میلاد اور رسم فاتحہ مروجہ کے متعلق تھا۔ جن کی تفصیل براہین قاطعہ میں مذکور ہوئی اور ان دونوں کی دونوں عبارات کا مضمون کفری متعین ہونا خود جناب خلیل احمد صاحب بدایونی کو بھی مسلم ہے ورنہ انکار کی آڑ نہ لیتے بلکہ ان عبارتوں میں تاویل کرتے تو عبارات کے اقرار کے باوجود متعین مضمون کفری سے انکار کو توبہ و رجوع بتانا فریب میں حد سے گزرنا ہے اور ہر کافر مرتد بیدین کے لئے راستہ صاف کرنا ہے کہ کھلا کفر بکے اور کہدے کہ میرا یہ مطلب نہیں اور اس کا یہ انکار مولوی بدایونی کے بقول توبہ و رجوع قرار پائے مثال کے طور پر قادیانی مرزا غلام احمد کو نبی مانتا جائے اور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بھی کہتا جائے خاتم النبیین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہنا اس مضمون کفری سے جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی کہنے کا ہے انکار ہے تو ضرور کہ قادیانی کی تکفیر سے بھی کف لسان کیجئے یہ وہ الزام ہے جو اثنار مناظرہ

ہیں مولوی خلیل احمد بدایونی کو دیا گیا مگر جناب قادیانی کو بے دھڑک کافر کہتے ہیں۔ تو وجہ فرق کیا ہے اگر کہیے کہ قادیانی کا مضمون کفری متعین ہے ہم کہیں گے اشرف علی وخلیل احمد کی عبارتوں کا بھی مضمون کفری متعین ہے ورنہ جناب نے انکار کی آڑ کیوں لی؟ اور انکی تحریر کردہ تاویلات خود کوئی تاویل کیوں نہ ذکر کی؟ ثالثًا۔ یہ بھی ایک رہی کہ انکار مزعوم تو توبہ ٹھہرا مگر اشرف علی وخلیل احمد کو صاف مسلمان نہیں کہتے۔ بلکہ کف لسان فرماتے ہیں۔ رابعًا۔ مناظرہ میں جب ہمارے مناظر محدث کبیر فاضل نوجوان مولانا ضیاء المصطفیٰ صاحب نے خلیل احمد صاحب کے اس دعوی پر (کہ انکار کے باوجود کف لسان کیا جائیگا) جزئیہ طلب کیا تو شفاء وشرح شفا سے ایک ہی چھانٹ کر لائے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ والقول الثانی الرواية الاخری عن مالك انه ای سبه دلیل علی الکفر ای لحسب ظاهر الامر فیقتل حدا وان لم یحکم له بالکفر قطعا الا ان یکون متما دیا ای مصرا او مستمرا علی قوله غیر منکر له ای لمضمونه

قطع نظر اس سے کہ یہ قول مرجوع ہے جیسا کہ اس کے سیاق سے ظاہر ہے اور وہ بھی اس کے باب میں جو اپنے قول پر مصر و متمادی نہ ہو جیسا کہ استثنار کا صاف مفاد ہے نہ اس کا قول صریح کفر جیسا کہ آئندہ عبارات سے ظاہر چنانچہ اسی شفار میں کفری قول پر اصرار کرنے والے بلکہ اس کا اعتراف کرنے والے کو کافر بلا خلاف فرمایا اور اس کے انکار کو ہرگز معتبر نہ ٹھہرایا۔ چنانچہ اسی میں ہے۔ وقوله اما صریح کفر کالتکذیب به ونحوه او من کلمات الاستهزاء والذم فاعترافه بها وترك توبته دلیل استحلاله لذلك وهذا کفر ایضا فهذا کافر بلا خلاف قال الله تعالیٰ فی مثله یحلفون

باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامہم۔ اور اشرفعلی وخلیل احمد بلاشبہ مصرومتمادی ومقرونا فی رجوع ہیں جیسا کہ نقول مقدمہ سے روشن تو ان کے لئے اس عبارت سے استناد صریح مقر سے استناد ہے جو دیوبندیوں کی عادت ہے۔ اور شرح شفاء میں غیر منکر کی تفسیر ای لمضمونہ سے یہ سمجھ لینا کہ مضمون کفری متعین سے انکار باوجود اقرار بہ عبارت تو یہ ہے آپکی طرفہ سمجھدانی کا کرشمہ ہے۔ ورنہ متعین مضمون کا انکار بے انکار عبارت ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا اسی لئے نسیم الریاض میں غیر منکر لہ کے تحت لما قالہ فرمایا۔ پھر وہ کف لسان کا دعوی جس کے لئے یہ عبارت پیش کی اس کے کس لفظ سے ثابت ہے۔ خامساً حفظ الایمان کی عبارت سے تو اشرف علی کو منکر بنا لیا مگر مرید کا خواب و بیداری میں اللھم صلی علی سیدنا ونبینا ومولٰنا اشرف علی اور اس پر اشرف علی کا یہ کہنا کہ اس میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے (الامداد ص۳۵) اس کا کیا علاج ہے۔ اور اگر کوئی علاج نہیں اور بیشک نہیں تو اس کے ہوتے تکفیر سے کف لسان کے کیا معنی اور یہ خیال رہے کہ اشرف علی پر درود خوانی میں اس مرید کی زبان نہیں بہکی اور یہ کہ سبقت لسان کا دعوی نامسموع ہے۔ شفاء میں ہے۔ لایعذر احد فی الکفر بالجہالۃ ولا بدعوی زلل اللسان اور ایسے ہی فتاوی رشیدیہ میں نقل کرکے مقرر رکھا ہے۔ سادساً۔ دیوبندیوں کے امام ربانی رشید احمد گنگوہی نے تقویۃ الایمان کا رکھنا عین اسلام بنایا ہے اور اسمعیل دہلوی کی توبہ کی خبر کو بدعتیوں کا افترا بتایا ہے۔ دیکھو فتاوی رشیدیہ تو صاف ظاہر کہ رشید احمد گنگوہی کے نزدیک تقویۃ الایمان کی کفری عبارتیں صحیح بلکہ عین اسلام ہیں اور وہ ان سے راضی ہیں تو رشید احمد کافر ہوئے اور یہ تمام دیابنہ بھی کافر ہوئے کہ رشید احمد کو قطب

امام ربانی جانتے ہیں۔ پھر بھی جناب خلیل احمد صاحب بدایونی کف لسان کی رٹ لگائیں تو بہ عناد اور آنکھ بند کرکے دیابنہ کی حمایت نہیں تو اور پھر کیا ہے۔ سابعاً۔ امام غزالی سے جناب کا یہ نقل کرنا کہ تکفیر مسلم میں خطرہ ہے صاف بتارہا ہے کہ دیوبندی آپکے نزدیک مسلم ہیں تو کف لسان کی چلمن کاہے کو رکھی ہے۔ صاف سامنے آجایئے اور دیوبندیوں کو مسلمان بتایئے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد جبہ المفرد العلم وآلہ نجوم الھدی وصحبہ مصابیح الظلم۔ ثامناً۔ جناب دیابنہ کی تکفیر سے کف لسان بھی کرتے ہیں اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ حسام الحرمین کے مخالف نہیں جیسا کہ بارہا کہہ چکے ہیں اور خود جناب کی تحریر بنام مولانا مفتی غلام محمد خاں صاحب زید مجدہ میں بھی یہ مضمون موجود ہے اب جناب بتائیں کہ کف لسان میں اور حسام الحرمین کی تصدیق میں باہم تخالف ہے یا نہیں اگر تخالف نہیں تو کیوں؟ اور ہے تو یہ تخالف کیونکر اٹھے گا۔ اور جب آپ حسام الحرمین کے مخالف نہیں تو اس کا صریح مفاد یہ ہے کہ حسام الحرمین کے احکام جناب کو مسلم اور اس میں یہ بھی ہے کہ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ اب بتایئے کہ جناب نے دیوبندیوں کی تکفیر سے بزعم خویش کف لسان کرکے خود کو حسام الحرمین کے مسلمہ فتویٰ سے کافر کہہ لیا کہ نہیں ضرور خود کو کافر کہہ لیا اور انکار کی آڑ جناب نہیں لے سکتے۔ کہ آپ نے یہ نہیں کہا ہے کہ میں حسام الحرمین کا اب تک مخالف نہ تھا اور اب انکار دیکھ کر ہوگیا ہوں بلکہ یہی کہا ہے یہی لکھا ہے کہ میں حسام الحرمین کا مخالف نہیں ہوں اور یہ کہنا عین تصدیق ہے تاسعاً۔ اب آپ خواہ حسام الحرمین کے

مصداق رہے خواہ دیو بندیوں کو منکر بتانے پر اڑے رہیں۔ بہرصورت حفظ الایمان کی عبارت (ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون الخ) آپ کے نزدیک کفری ہے پھر یہ کیسی پینترا بازی ہے؟ کہ جناب نے مناظرہ میں اس عبارت کے توہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہونے میں بحث کی اور علامہ امام جلال الدین سیوطی کی عبارت کغیرھما من الحیوانات جو آیہ کریمہ کانا یاکلان الطعام کے تحت ہے بطور معارضہ ذکر کر دی۔ چونکہ یہ جناب کا موضوع مناظرہ کہ (اشرف علی کا انکار تھا جس کے مدعی جناب تھے) سے فرار تھا۔ لہٰذا ہمارے مناظر مولٰنا مولوی ضیاء المصطفٰے صاحب کا یہ جواب برمحل تھا کہ چونکہ آپ حسام الحرمین کے حکم کو صحیح جانتے ہیں لہٰذا اس عبارت کا جواب آپ پر ہے جس کا جناب نے کوئی صحیح جواب نہ دیا اور اصل بات تو یہ ہے کہ توہین تو جناب نے اپنے ترجمہ سے پیدا کی کہ ترجمہ یہ کیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا جانوروں کی طرح کھاتے تھے۔ اور اس اہانت میں مزید تاکید اپنی گفتگو میں ایسا کھانا کہہ کر پیدا کیا۔ یوں ترجمہ کرتے کہ جانداروں کی طرح کھاتے تھے تو کیا توہین ہوتی اور حیوان عربی میں ذی روح کے لئے آتا ہے یہاں سے ظاہر ہوا کہ جناب کو کل انسان حیوان کا ترجمہ بھی نہیں آتا ہے اور اب تک آپ طلباء کو یہی ترجمہ کراتے رہے ہوں گے۔ کہ ہر انسان جانور ہے۔ سبحان اللہ توہین آمیز ترجمہ خود کریں اور اسے امام جلال الدین سیوطی کے سر منڈھیں پھر یہ بھی نظر نہ آیا کہ یہاں تشبیہ کھانے میں ہے اور کھانا کوئی بری بات نہیں نہ یہ مقتضائے بشریت کھانے کی حاجت ہونا عیب ہے (یہاں سے بیضاوی کی عبارت کا بھی جواب ہو گیا جو مناظرہ میں مولوی خلیل احمد صاحب

نے پڑھی تھی)، اور علم غیب میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی تخصیص کی نفی کرنا
پھر یہ کہنا کہ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون الخ صاف علم نبی صلی اللہ
تعالےٰ علیہ والہ وسلم کو بچوں پاگلوں جانوروں چوپاؤں کے برابر کہنا ہے۔ اور یہ
صریح اہانت اور کھلا کفر ہے۔ پھر جناب نے اثناء مناظرہ میں بھرمنہ یہ بھی
کہدیا کہ اس میں (جلالین میں) یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ انہیں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام
و مریم رضی اللہ عنہا) کو پیشاب پاخانہ کی حاجت بھی جانوروں کی طرح ہوتی
تھی۔ اس پر جناب سے مطالبہ کیا گیا کہ عبارت پڑھ دیکھئے تو جناب نے
بات بدل دی۔ ہم نے اسی لئے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جناب دیوبندیوں کی
حمایت میں خود دیوبندیوں سے آگے ہیں۔ ع۔ قدم در راہ عشق پیشتر بہتر د
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ چلتے چلتے جناب سے اتنا اور کہہ دوں کہ
اثناء مناظرہ میں جناب نے اشرف علی کی عبارت کے توہین حضور علیہ الصلاۃ و
السلام ہونے پر یہ معارضہ بھی کیا تھا کہ جلالین میں پارہ ستر۱۷ کی ایک آیت
کی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ شیطان نے حضور علیہ السلام کی زبان پر قبضہ کر لیا
اور حضور علیہ السلام سے بتوں کی تعریف کرادی۔ پھر کہا تھا کیا یہ توہین۔
نہیں ہے۔ آپ نے ہمارے گرامی مناظر محدث کبیر مولانا ضیاء المصطفےٰ صاحب
اطال اللہ عمرہٗ نے عبارت دیکھنے کو کہا مگر جناب نے نہ دکھائی۔ لہذا جواب
نہ ملنے کا گلہ بے محل ہوگا بلکہ عبارت دیکھنے کے بعد بھی ہمارے مناظر پر اس
کا جواب لازم نہ تھا کہ موضوع سے جدا سوال کا جواب خصم سے مانگنا بے
قاعدہ ہے۔ مگر یہ حسرت بھی کاہے کو رہ جائے لہذا جناب مع پوری عبارت
پڑھ کر بتائیں کہ جناب کا یہ کہنا کہ شیطان نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
زبان پر قبضہ کر لیا اس عبارت کے کون سے لفظ کا ترجمہ ہے نیز بتوں کی

تعریف کرادی کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ ع۲ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر بتوں کی تعریف جاری ہو جانا عالم بے خبری میں سقاایا والسنہ عبارت سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ ع۳ برتقدیر اول جناب نے یہ قید کیوں حذف کردی۔ ع۴ وہ عبارت امام جلال الدین محلی کی اپنی عبارت ہے یا دوسروں سے روایت ہے ع۵ یہ روایت کن کن مفسرین اور محدثین نے ذکر کی ہے اوران کے بارے میں جناب کا کیا حکم ہے؟ وہ مسلمان ہیں یا آپ کے نزدیک کافر ہیں؟ ع۶ ابن حجر عسقلانی نے اس روایت کی تصحیح میں بہت بسط سے کام لیا ہے ان پر کیا فتوی ہے؟ ع۷ جناب نے اس عبارت کا مضمون بطور معارضہ پیش کیا اور معارضہ میں دو چیزوں میں قوت کے لحاظ سے تساوی ضرور ہے کہ اس عبارت میں اور اشرف علی کی عبارت میں توہین ایک مرتبہ قوت پر ہے یا تفاوت ہے؟ ع۸ بہر تقدیر اول دلیل لائیے؟ اور بہر تقدیر ثانی معارضہ کیوں کر صحیح ہوگا؟ ع۹ یہ روایت مندرجہ جلالین جس آیت کے شان نزول میں لکھی گئی ہے جمہور مفسرین نے جو اس کی تاویل کی ہے اور شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اسے یہ کہہ کر کہ بہترین انچہ گفتہ شدہ است و روی مشہور است قول جمہور مفسرین الخ مدارج جلد اول ص۱۲ مقرر رکھا ہے۔ وہی تاویل اس روایت میں کی جائے تو جناب کی کیا رائے ہے؟ ع۱۰ اگر اس امکان سہو کا قول توہین ہے اگر ایسا ہے تو شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور بیضاوی جنھوں نے تصریح کی کہ والآیۃ تدل علی جواز السھو علی الانبیاء وتطرق الوسوسۃ الیھم اور جمہور مفسرین کو جناب کیا کہیں گے؟ ع۱۱ اور اگر جواز سہو کا قول توہین نہیں تو روایت مذکور میں توہین کی کیا وجہ ہے؟ ع۱۲ اگر کوئی یوں کہے کہ حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تلک الغرانیق العلیٰ فرمانا بتوں کی تعریف نہیں بلکہ بطور طنز واستہزاء ہے اور ہمزہ استفہام مقدر ہے جیسے ھذا ربی الآیۃ میں اور طربت وما شوقا الی البیض اطرب ولا لعبا منی وذو الشیب یلعب میں خط کشیدہ فقرہ میں ہمزہ استفہام مقدر ہے تو مراد یہ ہوئی کہ کیا یہی تمہارے بلندی والے بت ہیں کہیے یہ تعریف بتوں کی ہوئی یا توہین؟ ع۱۳ اور اگر ملائکہ مراد لیں تو سرے سے بتوں کے بارے میں کوئی بات ہی نہیں ہوئی دیکھیے شفا شریف پھر آپ نے ایک ہی معنی پر تکیہ کر کے یہ کیسے کہدیا کہ بتوں کی تعریف کرادی۔ مگر یہ کہیے کہ اشرف علی کا کفر اٹھانے کی فکر ہے۔ خواہ توہین کے الزام سے سلف کافر ٹھہریں۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الصادق الوعد الامین وآلہ الغر وصحبہ المیامین وتابعیہم باحسان الی یوم الدین واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہندو پاک کے جلیل القدر مشائخ عظام و علماء کرام و مفتیان ذوی الاحترام کی تصدیقات

(۳) حضرت والا درجت عظیم البرکت رہنمائے طریقت حامی دین و سنت عاشق علی حضرت احسن العلماء مولانا مولوی مفتی حافظ قاری **سید شاہ حسن میاں** صاحب قادری برکاتی زیب سجادہ خانقاہِ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کی تصدیق نورانی

(دستخط) الجواب صحیح و صواب و حضرت المجیب العلام مصیب مثاب و مخالفہ فضیح و خراب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب وانا الفقیر الحقیر الحافظ **سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں** البرکاتی سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ایٹہ ۱۰ ۶ ۱۴۰۱ھ

(۴) حضرت بابرکت شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت شیخ اسرار طریقت و معرفت دانائے رموز شریعت عاشق غوث اعظم علامہ شاہ **مصطفیٰ رضا خاں** صاحب قادری برکاتی نوری رضوی مفتی اعظم ہند سجادہ نشین خانقاہِ رضویہ دامت برکاتہم العالیہ بریلی شریف کی تصدیق جلیل۔

(دستخط) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم فقیر **مصطفیٰ رضا** غفرلہٗ۔

(۵) عالم جلیل فاضل جمیل شہزادہ امام المناظرین شیر بیشہ اہلسنت علیہ الرحمۃ والرضوان حضرت علامہ مفتی شاہ **مشاہد رضا خاں** صاحب قادری سجادہ نشین خانقاہِ حشمتیہ پیلی بھیت دام ظلہم کی تصدیق جمیل

(دستخط) ما اجاب المجیب العلام صاحب الفاضل والافضل ادام ظلہ المنعام حق صریح

بلا ارتیاب و من قبل فلہ اجر و ثواب و من خالف فلہ العذاب الفقیر الی ربہ القدیر
محمد مشاہد رضا خاں الحشمتی غفرلہٗ ربہ الغفور البسیر روز یکشنبہ ۲۰ ماہ فاخرہ
ربیع الآخر شریف سن ۱۴۲۱ھ نزیل بدایوں ۔

(۶) حضرت محدث کبیر فاضل جلیل مناظر وقت علامہ مولانا مفتی **ضیاء المصطفیٰ** صاحب قادری برکاتی شہزادۂ صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ والرضوان صدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور زید مجدہم کی تصدیق لطیف ۔

(دستخط) الجواب صحیح **ضیاء المصطفیٰ** قادری عفی عنہ خادم دار العلوم اشرفیہ مبارک پور وارد حال بدایوں

(۷) حضرت حامی سنت ماحی بدعت مبلغ دین متین بادشاہِ قلم علامہ مولانا مولوی مفتی **غلام محمد خاں** صاحب قادری رضوی سرپرست دار العلوم امجدیہ گانجہ کھیت زید مجدہم السامی ناگپوری کی تصدیق ۔

(دستخط) الجواب صحیح **غلام محمد خاں** غفرلہٗ خادم دار العلوم امجدیہ ناگپور نزیل بدایوں

(۸) حضرت علامہ مقرر شعلہ بیاں نواسہ صدر الشریعہ مصنف بہارِ شریعت علیہ الرحمۃ والرضوان اعظمی مولانا مولوی مفتی **محمد مجیب اشرف** صاحب قادری دام ظلہ العالی کی تصدیق

(دستخط) الجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ تعالیٰ اعلم فقیر **محمد مجیب اشرف** رضوی، اعظمی دار العلوم امجدیہ ناگپور نزیل بدایوں شریف ۔

(۹) عالم بے بدل واعظ خوش بیان محدث و فقیہ حضرت علامہ مفتی شاہ **جلال الدین احمد** صاحب قادری امجدی صدر مدرسین دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کی تصدیق ۔

(دستخط) الجواب انی اصدق ذالک **جلال الدین احمد** الامجدی خادم دار الافتاء فیض الرسول براؤں شریف

(۱۰) ناصح اصلاح اعمال فقیہ صفت حضرت علامہ شاہ **محمد لطف اللہ** صاحب قادری برکاتی خطیب جامع مسجد متھرا کی تصدیق۔

الجواب۔ صواب الفقیر **محمد لطف اللہ** خادم دارالافتاء وخطیب جامع مسجد متھرا نزیل مارہرہ مطہرہ ایٹہ

(۱۱) ناصح قوم ملت سلطان المناظرین حضرت علامہ مولانا مفتی **محمد حسین** صاحب قادری اطال اللہ عمرہ سنبھل کی تصدیق لطیف

الجواب۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا اور اس کی طرفداری کرنے والا یعنی توہین کو توہین نہ سمجھنے والا اور کف لسان کرنے والا سب شرعی مجرم و بیدین وگمراہ ہیں اصول اسلام سے دور ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو ہدایت دے ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کرنا بیعت ہونا ہرگز درست نہیں۔ جو بیعت ہو چکے ہیں وہ کسی دوسرے خوش عقیدہ بزرگ سے بیعت ہو جائیں۔

(دستخط) کتبہٗ **محمد حسین** قادری غفرلہٗ (سنبھلی مرادآبادی)

(۱۲) مقرر بے بدل عالم و فاضل حضرت والا علامہ **سید محمد اشرف کلیم** اشرفی سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ جائس رائے بریلی کی تصدیق

(دستخط) صحیح الجواب والمجیب مصیب مثاب **سید محمد اشرف کلیم** اشرفی الجیلانی آستانہ اشرفیہ جائس رائے بریلی۔

(۱۳) فاضل نوجوان واعظ شیریں بیان حضرت مولانا علامہ شاہ **سید محمد اجمل حسین** اشرفی الجیلانی دام فیوضہم العالیہ کچھوچھہ شریف کی تصدیق۔

(دستخط) فقیر **سید محمد اجمل حسین** اشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانۂ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ

(۱۴) حضرت شیخ الحدیث جامع معقول منقول علامہ ومولانا مولوی مفتی **غلام مجتبیٰ** صاحب اشرفی زید مجدہم صدر المدرسین جامعہ اشرف درگاہ کچھوچھہ مقدسہ کا فتویٰ شرعی

الجواب ۔ اللھم ہدایت الحق والصواب اکابر فرقہ وہابیہ و دیوبندیہ مولوی اشرف علی تھانوی و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنے اقوال کفریہ صریحہ کی بنا پر بلاشبہ کافر ومرتد ہیں۔ انکی کفری عبارتوں پر اطلاع کے بعد انکو کافر مرتد نہ جاننے والے یا انکی تکفیر سے کف لسان کرنے والے پر بھی وہی حکم ہے جو ان اکابر دیوبند پر ہے۔ صادق وسوال مولوی خلیل احمد صاحب مذکور پر کفر ارتداد کے ہی حکم جاری ہوں گے مسلمانوں کا ان سے میل جول حرام واشد حرام اور بیعت وارادت باطل محض واللہ ہادی الی سبیل الرشاد و ہو تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

غلام مجتبےٰ اشرفی غفرلہٗ شیخ الحدیث جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف فیض آباد

(۱۶) قائد ملت نبیرہ اعلیٰ حضرت مفکر قوم حضرت علامہ مولانا شاہ محمد ریحان رضا خاں صاحب رحمانی قادری رضوی ایڈیٹر ماہنامہ اعلیٰ حضرت وصدر مرکزی تنظیم آل انڈیا سنی جمیعتہ العوام ومہتمم جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام زید مجدہم محلہ سوداگران بریلی شریف کی تصدیق

(دستخط الجواب صحیح محمد ریحان رضا خاں رحمانی غفرلہٗ۔

(۱۷) صح صحیح الجواب بعون الملک الوہاب محمد منصور رضوی امجدی مجیبی غفرلہٗ۔ خادم الطلبہ دارالعلوم امجدیہ۔ امجدی روڈ ناگپور نمبر ۱۸ نزیل بدایوں شریف

(۱۸) الجواب صحیح محمد شریف خاں اشرفی رضوی خادم دارالعلوم امجدیہ ناگپور۔ نزیل بدایوں شریف۔

(۱۹) الجواب صحیح احقر خورشید احمد رضوی غفرلہٗ ناگپور نزیل بدایوں۔

(۲۰) الجواب صحیح الاحقر غلام مصطفےٰ خاں رضوی امجدی مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور

الجواب (۲۱) ذالک کذالک انی مصدق لذالک قاضی عبد الرحیم البستوی غفرلہٗ القوی

خادم دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

(۲۲) حضرت علامہ مولانا مولوی **تحسین رضا خاں** صاحب قبلہ مدظلہ العالی
صدر مدرس سنی دار العلوم منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف کی تصدیق۔
دستخط) ذالک کذالک **تحسین رضا**۔ غفرلہٗ بریلی شریف

(۲۳) الجواب ہو الجواب فقط **سید محمد عارف** ہو تعالیٰ اعلم مدرس دار العلوم
منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

(۲۴) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم بہار المصطفیٰ قادری دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف غفرلہٗ

(۲۵) الجواب صحیحٌ **مناظر حسین** بقلم خود سنبھلی مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی۔

(۲۶) الجواب صحیحٌ **بلال احمد نوری** بہاری پورنوی خادم دار العلوم شعبہ
حدیث منظر اسلام بریلی شریف۔

(۲۷) الجواب صحیحٌ والمجیب محقق **محمد نعیم اللہ خاں** نائب صدر مدرس جامعہ
رضویہ منظر اسلام سوداگران بریلی۔

(۲۸) الجواب حق واللہ تعالیٰ اعلم **محمد صالح** المدرس بمدرسہ منظر اسلام بریلی غفرلہٗ

(۲۹) الجواب صحیحٌ والمجیب مصیب **محمد فاروق** مدرس دار العلوم اہلسنت۔
منظر اسلام بریلی شریف۔

(۳۰) الجواب صحیحٌ واللہ تعالیٰ اعلم **محمد ناظم** قادری بارہ بنکوی خادم دار الافتاء منظر اسلام
محلہ سوداگران بریلی شریف۔

(۳۱) الجواب صحیحٌ **محمد بشیر الدین** دیناج پوری مدرس مدرسہ منظر اسلام محلہ
سوداگران بریلی شریف۔

(۳۲) الجواب صحیحٌ خلافہ باطلٌ قبیحٌ وخالفہ مخذولٌ فضیحٌ **محمد نظام الدین**
رضوی خادم الافتاء بالجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور ۱۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۰۲ھ یوم الثلثاء

(۳۳) الجواب صحیح محمد نصیر الدین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

(۳۴) " محمد یسین اختر اعظمی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۳۵) "الجواب صحیح افتخار احمد قادری الجامعۃ الاشرفیہ "

(۳۶) " " عبد اللہ خاں اعظمی خادم اشرفیہ "

(۳۷) والمجیب مصیب محمد احمد اعظمی صدر مدرس فیض الاسلام محمد آباد اعظم گڑھ

(۳۸) الجواب صحیح محمد ادریس فیض الاسلام "

(۳۹) " " غلام احمد غفرلہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۴۰) صح الجواب محمد صدیق عالم صدیقی غفرلہ مبارک پور اعظم گڑھ

(۴۱) الجواب صحیح کفایت احمد عفی عنہ خادم مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم اعظم گڑھ

(۴۲) " " محمد نعمان قادری " یکم جمادی الآخر

(۴۳) الجواب صحیح والمجیب مصیب مثاب واللہ تعالیٰ اعلم شبیر حسن عفی عنہ خادم
الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد

(۴۴) قد صح الجواب شاکر علی قادری۔ روناہی فیض آباد یکم جمادی الآخر ۱۴۰۱ھ

(۴۵) الجواب صحیح وصی احمد الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد یکم جمادی الآخر ۱۴۰۱ھ

(۴۶) الجواب صحیح لقد اجاب من اجاب۔ محمد اسلم مصباحی غفرلہ خادم جامعۃ الاسلامیہ
روناہی فیض آباد یکم جمادی الآخر ۱۴۰۱ھ

(۴۷) الجواب صحیح منصور احمد عفی عنہ خادم مدرسہ حق الاسلام قصبہ لال گنج بستی

(۴۸) " " علی احمد بسمل عزیزی صدر مدرس دار العلوم احمدیہ معراج الاسلام

(۴۹) " " محمد نظر الحق مدرس مدرسہ عربیہ تحسین العلوم اہلسنت قادریہ
رضویہ بھاول پور بستی۔

(۵۰) الجواب صحیح محمد حبیب الرحمن رضوی دار العلوم اہلسنت تدریس الاسلام بستی

(۵۱) الجواب صحیح محمد وارث جمال قادری دارالعلوم اہلسنت مدرسۃ الاسلام بمبئی

(۵۲) الفقیر ظہیر احمد غفرلہٗ تلمیذ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ استاد مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۵۳) الجواب صحیح محمد سعید احسن قادری ایڈیٹر جامع تعلیمات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۵۴) حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی محمد ایوب صاحب نعیمی مدظلہٗ العالی مرادآبادی کی تصدیق۔

(دستخط) ہذا الحق والحق ان یتبع فقیر محمد ایوب نعیمی غفرلہٗ خادم دارالافتاء جامعۂ نعیمیہ مرادآباد

(۵۵) الجواب صحیح محمد یامین اشرفی مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد

(۵۶) " " محمد سیف الاسلام " " "

(۵۷) نعم الجواب والمجیب محمد طریق اللہ نعیمی الرشیدی الخادم فی جامعۃ النعیمیہ مرادآباد

(۵۸) الجواب صحیح محمد خلیل الرحمٰن رضوی خادم جامع نعیمیہ بازار دیوان مرادآباد

(۵۹) " " العبد محمد ہاشم غفرلہٗ " " " "

(۶۰) " " ممتاز احمد نعیمی غفرلہٗ " " " "

(۶۱) " " چراغ عالم عفی عنہ خادم مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم سنبھل ضلع مرادآباد

(۶۲) صح الجواب والمجیب مثاب محمد اختصاص الدین اجملی ناظم اعلیٰ مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم سنبھل مرادآباد ۱۶ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

(۶۳) الجواب صحیح محمد حنیف خاں رضوی خادم دارالعلوم گلشن بغداد رام پور

(۶۴) الجواب صحیح محمد نور الدین نظامی پرنسپل مدرسہ عالیہ رام پور

(۶۵) " " فقیر قاری غلام محی الدین خاں ناظم مدرسہ اشاعت الحق ہلدوانی نینی تال

(۶۶) الجواب صحیح انور علی عفی عنہ سیتاپوری

(۶۷) " " فقیر رئیس احمد خاں نوری صدر مدرس مدرسہ عربیہ بلیا کلاں ضلع کھیری

(۶۸) الجواب صحیح فقیر احمد مشہود رضا خاں رضوی حشمتی غفرلہٗ پیلی بھیت

(۶۹) " " والمجیب مجیح صغیر احمد رضوی جوکھن پوری خادم دارالعلوم غوثیہ قصبہ شیوریا ضلع پیلی بھیت

(۷۰) مفکر اسلام حضرت علامہ مبلغ دین سنت قمر الزماں خاں اعظمی مدظلہٗ کی تصدیق۔ (دستخط الجواب صحیح قمر الزماں اعظمی سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن فرائی ڈے ایونیو چیتھم ہل مانچسٹر ۸ (انگلینڈ)

(۷۱) الجواب صحیح محمد قمر الدین مدرس محمدیہ (دیوریا)

(۷۲) " " والمجیب مجیح محمد اسلم بستوی خادم دارالعلوم بلرام پور

(۷۳) فاضل نوجوان مقرر شعلہ بیان علامہ مولانا حسن رضا خاں صاحب رضوی اعظمی زید مجدہم کی تصدیق۔

(۷۴) الجواب اسلم واحکم حسن رضا پٹنہ بہار۔

(۷۵) الجواب صحیح سید رکن الدین غفرلہٗ مہتمم ادارہ شرعیہ بہار

(۷۶) الجواب صحیح نصیب الدین قادری خطیب جامع مسجد جھریا۔ ضلع دھنباد بہار

(۷۷) الجواب صحیح محمد شمیم عالم مصباحی مدرسہ سراج العلوم معراج گنج۔ اورنگ آباد بہار

(۷۸) الجواب صحیح رحمت علی قادری مدرسہ شمسیہ نعیمیہ انوارالعلوم ضلع سیوان بہار

(۷۹) " " سید منظر امام حسن خادم الافتاء دارالعلوم یتیم خانہ اسلامیہ رضویہ سیوان بہار۔

(۸۰) الجواب صحیح سید محمد قیام الدین حسن قادری صدر مدرس مدرسہ عربیہ نوریہ بیروا ضلع سیوان بہار۔

(۸۱) فاتح جمشید پور مبلغ دین ملت ہادم دیوبندیت بادشاہ قلم حضرت علامہ ارشد القادری زید مجدہم السامی کی تصدیق

دستخط الجواب صحیح ارشد القادری روم نمبر ۳۹ بمبئی نمبر ۸

(۸۲) الجواب صحیح طیش محمد شریفی مدرس مدرسہ محمدیہ بھرت پور راجستھان

(۸۳) الجواب صحیح منیر القادری غفرلہ خادم مدرسہ گلشن طیبہ سنجری ضلع (گیا)

(۸۴) " " مبین الہدیٰ نورانی مہتمم مدرسہ عین العلوم بیفنا لاتو ار (گیا)

(۸۵) " " المصطفیٰ عالم خادم دار الافتاء خطیب مدینہ مسجد ناسک مہاراشٹر

(۸۶) " " محمد حبیب اللہ نعیمی عفی عنہ دار العلوم فاروقیہ مونگیر

(۸۷) " " محمد سعید خاں صدر مدرس جامعہ نیازیہ فیض العلوم بہشتی پورہ درگاہ روڈ بہرائچ۔

(۸۸) الجواب صحیح طفیل احمد مصباحی ناظم تعلیمات انجمن اسلامیہ بھنگا (بہرائچ)

(۸۹) " " محمد کاظم علی غفرلہ بہرائچ شریف

(۹۰) قد صح الجواب عبد المجتبیٰ رضوی بہرائچ شریف۔

(۹۱) الجواب صحیح غلام یحییٰ نوری۔ مدرس مدرسہ حشمت العلوم گائیڈیا گونڈا

(۹۲) " " محمد عثمان اعظمی دار العلوم ضیاء الاسلام گونڈا۔

(۹۳) الجواب صحیح ممتاز احمد عزیزی مدرس مدرسہ عربیہ کرنیل گنج ضلع گونڈا

(۹۴) " " عبد الماجد عزیزی مدرس مدرسہ اہلسنت بیت العلوم جلال پور گونڈا

(۹۵) الجواب صحیح ارشاد احمد خاں سہروتہ اجہ کھٹولی بازار گورکھپور

(۹۶) " " فخر الدین احمد عزیزی مدرسہ عربیہ شمس العلوم سکری گنج گورکھپور

(۹۷) " " جان محمد رضوی مدرسہ جامعہ رضویہ نور العلوم ہراج گنج گورکھپور

(۹۸) الجواب صحیح محمد نجم الدین قادری مدرس دار العلوم سرکاراسی سکندر پور بلیا۔

(۹۹) الجواب صحیح محمد قمر عالم قادری مدرس دارالعلوم سرکاراسی سکندرپور (بلیا)

(۱۰۰) " " والمجیب مجیح وہو تعالیٰ اعلم شمس الحسن امجادی صدر مدرس مدرسہ رشیدیہ مصباح العلوم (بلیا)

(۱۰۱) الجواب صحیح محمد حنیف قادری دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف

(۱۰۲) " " محمد احمد سابق ایڈیٹر ماہنامہ فیض الرسول براؤن شریف

(۱۰۳) " " محمد کوثر خاں غفرلہٗ خادم جامعہ عربیہ اظہار العلوم جہانگیر گنج فیض آباد

(۱۰۴) " " عبیداللہ خاں رضوی اعظمی اعظم گڑھ یوپی

(۱۰۵) حضرت علامہ محدث مولانا مولوی رفاقت حسین صاحب دامت فیوضہم۔ مفتی کانپور صدر المدرسین الجامعۃ العربیہ کانپور کی تصدیق۔

(۱۰) (دستخط) الجواب صحیح فقیر رفاقت حسین غفرلہٗ الجامعۃ العربیہ کانپور

(۱۰۶) الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد مظہر الحق حشمتی بارابنکوی

(۱۰۷) لقد اصاب من اجاب مظفر حسین کٹیہاری

(۱۰۸) الجواب صحیح محمد غلام مصطفےٰ اعغرلہٗ

(۱۰۹) حضرت والا علامہ فقیہہ جامع معقول ومنقول مفتی قاضی شمس الدین احمد صاحب طول عمرہٗ جونپوری صدر المدرسین مدرسہ حنفیہ بنارس کی تصدیق جمیل

(دستخط) مدصح المجیب وہوالمجیب وہو تعالیٰ اعلم بالصدق والصواب فقیر ابوالمعانی شمس الدین احمد غفرلہٗ جونپوری بنارس

(۱۱۰) الجواب صحیح سید اصغر امام قادری خادم الافتاء جامعہ فاروقیہ بنارس

(۱۱۱) " " نثار احمد اعظمی خادم جامعہ فاروقیہ بنارس

(۱۱۲) " " وخلافہ باطل فقیر مرغوب احمد قادری جامعہ فاروقیہ بنارس

(۱۱۳) " " غلام یٰسین قادری غفرلہٗ جامعہ حمیدیہ بنارس یوپی

(۱۱۴) الجواب صحیحٌ **محمد یونس فیضی** خادم سراج العلوم نہال گڑھ سلطان پور

(۱۱۵) الجواب صحیحٌ **محمد ابوبکر نعیمی** مدرسہ سراج العلوم لطیفیہ نہال گڑھ سلطان پور

(۱۱۶) الجواب صحیحٌ **ضامن علی خاں** مدرسہ سراج العلوم لطیفیہ نہال گڑھ سلطان پور

(۱۱۷) " " **قمر الدین عزیزی القادری** خادم سراج العلوم لطیفیہ نہال گڑھ "

(۱۱۸) " " **محمد شبیر احمد** خادم جامعہ عربیہ سلطان پور

(۱۱۹) " " **غلام ربّانی** عفی عنہ صدر مدرس دار العلوم حمیدیہ شاہی ضلع بستی

(۱۲۰) قد اصاب من اجاب **محمد عالم نوری** رضوی ستیا مڑھی. بہار

(۱۲۱) الجواب صحیحٌ **سید محمد اشتیاق عالم** غفرلہٗ خانقاہ شہبازیہ پھلواری شریف

(۱۲۲) " " **عطاء الرحمٰن ریحان** گلشن آبادی ناظم اعلیٰ دار العلوم گلشن مدینہ کھیترو پنچ ضلع کیٹرا (گجرات)

(۱۲۳) اصاب من اجاب **محمد یوسف حمیدی** نقشبندی ابو العلائی پچھم دروازہ پٹنہ سٹی۔

(۱۲۴) الجواب صحیحٌ **سید اشفاق احمد القادری** خادم مدرسہ مصطفائی اہلسنت والجماعت سنگرولی کہ لوری ضلع سیدھی ایم پی

(۱۲۵) الجواب صحیحٌ **مولانا ظہیر الحسن مدنی** صدر مدرس جامعہ قادریہ محلہ کریم گنج پورن پور پیلی بھیت المتوطن قصبہ جلال پور جوار کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

(۱۲۶) الجواب صحیحٌ و حقیقٌ بالقبول العبد الاحقر **آفاق احمد** غفرلہٗ فرخ آبادی مدرس مدرسہ جامعہ اشرف کچھوچھہ شریف فیض آباد۔

(۱۲۷) الجواب صحیحٌ **محمد کلیم النور حشمتی** غفرلہٗ فرخ آبادی

(۱۲۸) " " **محمد انیس الرحمٰن حشمتی** غفرلہٗ فرخ آبادی

(۱۲۹) حضرت والا علامہ وقت حامئ سنت جبل استقامت مولانا مولوی **مفتی محمد علی**

جناح حبیبی زید مجدہم الہ آبادی کا فتوی شرعی

۲۳/۹۲ کتاب حفظ الایمان کا کفر بسط البنان سے نہیں اٹھا ہے مولوی خلیل احمد بجنوری
ثم بدایونی کفریہ قطعیہ حفظ الایمان کو جان کر التزاماً اسے کفر نہ ماننے پر خود کافر ہوئے
(دستخط) نعم الجواب جبلۃ التحقیق محمد علی جناح حبیبی غفرلہٗ نائب مفتی
جامعہ حبیبیہ الہ آباد

(۱۳۰) من اجاب فقد اصاب کتبہ سید مقبول حسین حبیبی غفرلہٗ مفتی وخطیب
جامع مسجد الہ آباد۔

(۱۳۱) المجیب مصیب محمد صابر الحق حبیبی قادری صدر مدرسین مدرسہ انوار العلوم الہ آباد

(۱۳۲) عالم و فاضل علامہ حضرت مولانا مولوی مفتی عاشق الرحمٰن صاحب
حبیبی زادکرمکم الہ آبادی کا فتوی شرعی

۲۶/۹۲ کفریہ قطعیہ ~~مطبعیہ~~ [متعینہ] حفظ الایمان نہ بسط البنان سے اٹھا ہے نہ تغیر العنوان
سے کفریات ~~[illegible]~~ [متعینہ] تحذیر الناس و براہین قاطعہ بھی اپنی اپنی جگہ اسی طرح سے ثابت
ہیں۔ مولوی خلیل احمد بجنوری ثم بدایونی کو سب بتایا گیا ہے سب سمجھایا گیا ہے اور
راقم الحروف نے بھی خود باتیں کیں ہیں وہ ہٹ دھرمی پر اتر آئے اور اب حد سے
گزر گئے۔ کفریات قطعیہ متعینہ مذکورہ کو کفر نہ ماننے کی بنا پر خود ان کے کفر میں
شک نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم راقمہ العبد عاشق الرحمٰن حبیبی غفرلہٗ
صدر المدرسین جامعہ حبیبیہ الہ آباد ۲۹ رجمادی الآخر ۱۴۰۱ھ

(۱۳۳) حضرت علامہ فاضل علوم مشرقیہ خطیب ملت مولانا مشتاق احمد صاحب
نظامی ایڈیٹر ماہنامہ پاسبان الہ آباد کی تصدیق۔
(دستخط) الجواب صحیح مشتاق نظامی الہ آباد

(۱۳۴) لقد اصاب المجیب شفیق احمد شریفی خادم دار الافتاء دار العلوم

غریب نواز الہ آباد

(۱۳۵) الجواب صحیح محمد شمس الدین مدرس دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۳۶) " " مشتاق احمد نوری رضوی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۳۷) " " فقیر محمد صلاح الدین حبیبی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۳۸) الجواب صحیح محمد یونس حبیبی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۳۹) " " احمد حسین رضوی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۴۰) الجواب صحیح محمد نظام الدین غفرلہ دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۴۱) " " محمد قیام الدین مدرس دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۴۲) الجواب صحیح فقیر افتخار احمد نوری دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۴۳) " " علاء الدین خاں الہ آباد

(۱۴۴) الجواب صحیح محمد ابرار حبیبی غفرلہ الہ آباد

(۱۴۵) " " عبد الحکیم حبیبی غفرلہ الہ آباد

(۱۴۶) الجواب صحیح محمد میکائیل ضیائی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۴۷) " " محمد حسین رضوی غفرلہ دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۴۸) الجواب صحیح غلام مصطفےٰ غفرلہ مدرس "

(۱۴۹) " " فیضان احمد رضوی مظفرپوری پکھریری وارد حال الہ آباد

(۱۵۰) القول ما قال المجیب فضل رسول غفرلہ مظفرپوری دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۵۱) الجواب اسلم واحکم محمد اسلم رضوی خادم دارالافتاء جامعہ قادریہ مقصود پور

اورئی مظفرپور بہار نزیل غریب نواز الہ آباد

(۱۵۲) الجواب صحیح سراج احمد حبیبی مہتمم سراج العلوم ابھاری تحصیل کرچھنا الہ آباد

(۱۵۳) " حکیم عزیز احمد حلیمی ابوالعلائی سجادہ نشین خانقاہ حلیمیہ ابوالعلائی الہ آباد

(۱۵۴) الجواب صحیح اسید نعیم قادری ابوالعلائی۔

(۱۵۵) الجواب صحیح محمد خادم رسول قادری جلیبی مدرس مدرسہ انوار العلوم الٰہ آباد

خلیل احمد بھوری جوانی سے بڑھاپے تک بہت متصلب سنی تھے وہابیوں کی تکفیر کے

قائل تھے اب زیادہ بڑھاپے اور دنیاداری اور گمراہی کے سبب وہابیوں کی تکفیر سے کف زبان

کی بے بنیاد بات کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔

(۱۵۶) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ عالم محمد اعظم غفرلہ خادم رضوی دار الافتاء بریلی شریف

(۱۵۷) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم محمد رئیس الدین رضوی غفرلہ " " " بریلی شریف

(۱۵۸) الجواب صحیح والمجیب مثاب محمد معین الدین عفی عنہ خادم دار الافتاء سوداگران بریلی شریف

(۱۵۹) الجواب صحیح عبد الخالق نوری رضوی مدرس دار العلوم منظر اسلام محلہ سوداگران

(۱۶۰) الجواب صحیح محمد حسن اکرمی صابری دھکیاوی مراد آباد

(۱۶۱) الجواب صحیح حکیم محمد احمد قادری خانقاہ احمد پورہ سہارنپور یو۔ پی۔

(۱۶۲) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب محمد رفیق قادری رضوی عفا اللہ عنہ خطیب

مسجد رام نگر ضلع نینی تال

(۱۶۳) الجواب صحیح محمد حنیف خاں قادری گورکھپوری

(۱۶۴) الجواب صحیح محمد سلطان اشرف رضوی اجملی خادم جامعہ قادریہ نور العلوم

بھیڑی ضلع بریلی شریف

(۱۶۵) الجواب صحیح قد اصاب من اجاب مختار احمد بہیڑوی صدر المدرسین دار العلوم

جامع رضویہ کیمری ضلع رام پور

(۱۶۶) الجواب صحیح رفیع الدین رضوی فرید پوری ضلع بریلی۔

(۱۶۷) الجواب صحیح محمد عطاء الرحمٰن نوری رضوی صدر المدرسین مدرسہ رحیمہ

رضویہ اہلسنت وجماعت دھونرا ضلع بریلی

(۱۶۸) الجواب صحیح سید اسرار الحق سجادہ نشین خانقاہ نیم چک بہار

(۱۶۹) الجواب صحیح عبد الغفور رضوی عفرلہ سیناڈھی بہار شریف

(۱۷۰) الجواب صحیح" احقر محمد عثمان رشیدی پورنوی بہار

(۱۷۱) الجواب صحیح" محمد فضیلت حسین رضوی عفرلہٗ پورنوی بہار

(۱۷۲) الجواب صحیح" محمد زین الحق قادری رضوی دیناجپوری بنگال

(۱۷۳) الجواب صحیح" عبدالرزاق نوری رضوی عفرلہٗ مٹھورا پور پورنیہ بہار

(۱۷۴) الجواب صحیح" فقیر لطیف احمد رضوی مدرس مدرسہ غوثیہ نیوریا ضلع پیلی بھیت

۷۸۶/۹۲ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

(۱۷۵) دستخط الجواب صحیح" فقیر عبدالمصطفیٰ محمد انوار رضا قادری برکاتی
رضوی عفی عنہ ابن علامہ ابوالطاہر محمد طیب صاحب
قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان سجادہ نشین آستانہ
عالیہ طیبیہ جاورہ رتلام ایم ۔ پی۔

(۱۷۶) حضرت علامہ وقت فاضل اجل سعید العلماء مولانا مولوی مفتی
محمد سعید احمد صاحب قادری رضوی زید مجدھم السامی حیدرآبادی
پاکستانی کی تصدیق: دستخط: الجواب صحیح" والمجیب مصیب محمد سعید احمد قادری
خادم دارالعلوم غوثیہ رضویہ سعیدیہ بکرا منڈی حیدرآباد پاکستان

(۱۷۷) ۷۸۶/۹۲ بندۂ ناچیز جب لندن انگلینڈ سے واپس آیا تو مذکورہ فتوی مشتمل بر
کفر مولوی خلیل احمد بجنوری ثم بدایونی نظر نواز ہوا اور ہندوستان و پاکستان کے
بیشتر علماء اہلسنت کی تصدیقات جلیلہ سے دل باغ باغ ہوا واقعی علمائے اہلسنت
کا یہ عظیم الشان دینی تجدیدی کارنامہ امت مسلمہ مرحومہ کیلئے ابر رحمت ہے اور
احسان کریم ہے کہ خلیل احمد بجنوری مذکور کی خباثتوں، ملعون تحریروں و تقریروں
اور لغو باتوں کا پردہ تار تار کر کے دنیا کے سیدھے سادھے اور بھولے بھالے مسلمانوں
کو ضلالت و گمراہی سے بچا کر راہ ہدایت عطا فرمائی اور انکے قلوب کو روشن و منور

بناکر عشقِ رسول کا گہوارہ بنادیا نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی فاضل بریلوی قدس سرہُ السریز القوی نے عشقِ رسول میں ڈوب کر چودھویں صدی ہجری میں مبارک دینی تجدیدی کارنامہ بنام المعتمد المستند و حسام الحرمین وغیرھا التصانیف کثیرہ قدسیہ پیش فرماکر عالم اسلام کے قلوب کو گرمیِ عشقِ مصطفےٰ علیہ الصلوۃ والتحیۃ والثنار سے گرمادیا۔ اسی مسلک اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کے تحت علمار اہلسنت نے پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر ماسبق مذکورہ دینی تجدیدی کارنامہ سے واقعی روحِ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کو خراجِ تحسین پیش کیا اور گلستانِ برکاتیت و رضویت میں ایک اور گلدستے کا اضافہ فرمادیا اور یہ ثابت کردیا۔

As Lord Burnard Shaw says in his book, The best religion of the world is Islam, and the best followers of the world are Musalman.

؎ خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جب تک دم ہے ذکر انکا سنائے جائیںگے

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بیباکی ۔:۔ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

الجواب المذکور حق وصواب وخالفہ فضیح وخراب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

خادم العلماء بندۂ ناچیز
عبدالرحمٰن ازہری القادری سہسوانی بدایونی
سیکریٹری آف ایجوکیشن گرینیچ اسلامک سنٹر
لندن ایس۔ ای ۱۸ انگلینڈ
۲۲-۸-۸۱

فاضل نوجوان واعظ شیریں بیان حضرت مولانا مفتی مظفر احمد صاحب قادری برکاتی زید مجدہم وطوطی ہند وصدر انجمن تنظیم اہل سنت داتا گنج ضلع بدایوں کی تصدیق
(۱۷۸) دستخط الجواب صحیح والمجیب نجیح وہو اعالم بالصواب کتبہ فقیر مظفر احمد غفرلہ مہتمم جامعہ مظفریہ برکات العلوم داتا گنج من مضافات بدایوں شریف نزیل بدایوں
۳۰ ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ روز یکشنبہ۔

(۱۷۹) الجواب صحیح والمجیب نجیح وخلافہ باطل واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقیر السید الرضا محمد مظفر علی قادری برکاتی رضوی محبوبی سہسوانی غفرلہ ۳۰ ربیع الآخر شریف ۱۴۰۱ھ من مضافات بدایوں نزیل بدایوں

(۱۸۰) الجواب صحیح والمجیب نجیح ومخالفہ خبیث واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر محمد مظہر حسن قادری برکاتی غفرلہ فارغ التحصیل جامعہ رضویہ مرکزی دار العلوم اہلسنت منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف
مہتمم مدرسہ قاسمیہ برکاتیہ محلہ ناگران بدایوں شریف یو۔ پی۔ ۳۰ ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ روز یکشنبہ

ضروری گذارش

:- جن حضرات علماء اہلسنت کی تصدیقات ابھی آنا رہ گئی ہیں جس وقت کتاب شرعی فیصلہ آنتک پہونچے فوراً اپنی تصدیق سے ہمیں نوازیں تاکہ ہم آپ کی مزید تصدیقات اور مزید علماء پاکستان کی تصدیقات جو آنے والی ہیں وہ سب دوسرے ایڈیشن میں شامل فرماکر شائع کر دیں گے

والسلام

خدام بزم قاسمی برکاتی مسجد جعفری بدایوں

۷۸۶

تعارف امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز

سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین ملت مولانا مولوی مفتی علامہ شاہ حافظ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ العزیز کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں اور اس قدر بلند پایہ شخصیت کا تعارف کرانا کوئی آسان کام نہیں تعارف کرانا فی الحقیقت اس شخص کا کام ہے جو آپ کی فقہی تحقیقات اور خدمات دین پر مکمل بصیرت رکھتا ہو۔ ہم جیسے ہیچ لوگوں کا یہ کام نہیں کہ اعلیٰ حضرت کے بارے میں کچھ سپرد قلم کر سکیں مگر بہت سے احباب اہلسنت کے اصرار نے کچھ تفویض قلم کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ جس کی بنا پر چند سطور زینت کتاب کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا خاں عالم اسلام کی اس عظیم ترین شہرہ آفاق اسلامی شخصیت کا نام ہے۔ جو علم و ادب کی نکتہ شناس فکر و آگہی کی طائر بلند پرواز ارباب فضل کمال کی آبرو۔ بزم عشق عرفان کی مسند نشین ہے جس کی پوری زندگی خدمت دین اور خیر خواہی مسلمین کے لئے وقف رہی جس نے اپنی زبان و قلم سے تحقیقات کے وہ آبدار گوہر لٹائے جو رہتی دنیا تک اپنی درخشندگی و تابندگی کی وجہ سے جگمگاتے اور جھلملاتے رہینگے جس نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک مسلسل قلمی جہاد کا فریضہ انجام دیا جہاں جس فتنہ نے سر اٹھایا سیدنا اعلیٰ حضرت اس کے روبرو سینہ سپر ہو گئے۔ میدان قلم میں وہ جولانی دکھائی کہ مدعین زمانہ کے اکابر آپکے سامنے آنے سے گھبرائے کوئی بھی مخالف آپکی کسی تصنیف کا آج تک صحیح جواب نہ لکھ سکا۔ بلکہ ایک حوالہ تک کو غلط ثابت نہیں کر سکا۔ جس نے اپنی ۶۵ سالہ زندگی میں تقریباً ۶۵ ہی علوم

دُصحن پر مشتمل ایک ہزار سے متجاوز کتب و رسائل تصنیف فرمائیں عشق و ایمان سے بھرپور ترجمہ قرآن دیا جو آج دنیا کے ہر گوشے گوشے میں موجود ہے۔ بارہ ہزار صفحات پر مشتمل فقہی مسائل کا خزانہ فتویٰ رضویہ کی شکل میں عطا کیا فقہ کی مشہور کتاب درِ مختار پر پانچ جلدوں میں جد الممتار کے نام سے شرح لکھی تفسیر، حدیث، اصول حدیث، اسماء الرجال، اصول فقہ، کلام اور تصوف کی ڈیڑھ سو کے قریب ضخیم کتابوں پر حواشی لکھے حالانکہ انہی کتابوں پر آج تک کوئی پوری جماعت بھی حواشی نہیں لکھ سکی۔ کسی نے سچ کہا ہے اگر امام رازی ہوتے تو اعلیٰ حضرت کو آفریں کہتے امام غزالی ہوتے تو وجد کرتے ابن عربی ہوتے تو دعائیں دیتے امام اعظم ہوتے تو مرحبا کہتے اور اگر سید طحاوی اور ابن عابدین شامی ہوتے تو تلمذ کی آرزو کرتے۔

اے صبح سعادت زجبیں تو ہویدا   زندہ باد اے امام احمد رضا زندہ باد

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ایسے فقیہ جلیل عاشق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کریں اور انکے پاکیزہ دامن سے وابستہ رہیں انکے مسلکِ مقدسہ سے علیحدہ نہ ہوں اسی میں فلاح و نجات ہے مولائے کریم اپنے حبیب رؤف الرحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے ہم سب مسلمانان اہلسنت کو ہمت و توانائی عطا فرما کر دلوں میں تڑپ عزائم میں پختگی دین متین کی خدمت اور شریعت مطہرہ کی سچی اتباع کی توفیق بخشے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علی النبی الامی تسلیما کثیراً کثیرا۔

خادم سنیت فقیر محمد مظہر حسن قادری برکاتی بدایونی

اراکین بزم قاسمی برکاتی مسجد جعفری عقب گھنٹہ گھر بدایوں شریف۔

تشکر و امتنان

ہم احباب اہلسنت ان تمام حضرات علماء اعلام و مشائخ عظام غلامان خیر الانام
کا دل کی عمیق ترین گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے ہماری اس کاوش ایمانی
وحقانی میں بے دریغ حصہ لیکر اور اپنی تصدیقات جلیلہ سے نواز کر حوصلہ افزائی فرمائی
بالخصوص مجاہد اہلسنت حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں رضوی ناگپوری قابل ذکر ہیں
جن کی سعی بلیغ سے مولوی خلیل احمد بجنوری کا ناپاک چہرہ بے نقاب کیا اور حق صداقت کی
شمع ہم تمام مسلمانوں کے دلوں میں روشن فرماکر احسان عظیم فرمایا۔ خدائے بزرگ
برتر سے دعا ہے کہ اپنے محبوب مولائے تاجدار سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ
میں ان مقدس مشائخ عظام و علماء کرام خصوصاً تاجدار اہلسنت حضور مفتیٔ اعظم ہند
دامت برکاتہم القدسیہ کا سایہ عاطفت ہم تمام مسلمانان عالم کے سروں پر تادیر قائم
ودائم رکھے اور حضور مفتیٔ اعظم ہند مدظلہ العالی کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماکر تادیر
سلامت رکھے۔ آمین یارب العالمین بطفیل سید المرسلین رحمۃ للعالمین و
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ۔

شریف
جملہ احباب اہلسنت بدایوں

۷۸۶

انتباہ

یہ خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ آپکو وفاداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حفاظت سنیت کی خاطر ہر دشمن خدا و رسول باغیان اولیاء اللہ سے نفرت و بیزاری رکھنا ہے اور ہر اس جماعت کا جو شاتم رسول ہو جیسے دیوبندیت قادیانیت تبلیغی جماعت مودودی جماعت یا ان جیسی اور دوسری جماعتیں جو منافقانہ کردار ادا کرتی ہوں۔ ڈالر کے بل بوتے پر زندہ رہ کر مسلمانوں میں تفریق پیدا کر رہی ہیں۔ رد کرنا ہے اگر آپ چاہتے ہوں کہ خدا و رسول کی رضا حاصل ہو تو ہر قربانی کے لئے تیار رہیے۔ اگر آپ نے البانہ کیا اور کوئی گوشہ نرم اختیار کر کے جگہ دی تو انتہائی خطرناک ثابت ہو گا جو اسلام و سنیت کے لئے زہر قاتل بن سکتا ہے اس لئے اے وفاداران رسول ہوشیار خبردار)

خدام بزم قاسمی برکاتی بدایوں شریف

مشورہ

ہر سنی کو انتہائی خلوص کے ساتھ ہمارا مشورہ ہے کہ وہ حفاظت ایمانی اور بقائے سنیت کی خاطر اپنی مذہبی معلومات کو بڑھانا ہے کیونکہ دور نازک ہے آپ اکیلے ہیں اور مخالفت میں بہتر ہیں جن کا آپکو ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ آپ سنی کتابوں رسالوں ڈائجسٹ استقامت کانپور اور درگاہ قادریہ بدایوں شریف کی کتاب سیف الجبار خصوصاً تصانیف اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ بریلی شریف خرید فرما کر معلومات مذہبی میں اضافہ فرمائیں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اراکین بزم قاسمی برکاتی و بزم رضا مصطفےٰ بدایوں شریف

ہندوستان کی ظلمتوں میں اسلام و روحانیت پھیلانے والے روحانی پیشوا کی
داستانِ حیات۔ کتاب بنام (**شاہ برکت اللہ**)
تصنیف لطیف سید محمد امین قادری مارہروی۔ ملنے کا پتہ ادارہ استقامت
۲۸/۲۳۲ رئیل بازار کانپور سے خرید فرما کر اپنے سلسلے کے بزرگ کے روحانی کارناموں
سے واقفیت حاصل کریں۔ قیمت ۶ روپے ...

—: شرعی فیصلہ ملنے کے پتے :—

سکریٹری بزم جناب افتخار الدین صاحب برکاتی
سنبھ نیوز ایجنسی محلہ سوتھ بدایوں

حاجی جمیل حسن ویلڈنگ والے بازار گھنٹہ گھر بدایوں۔

مولوی محمد مظہر حسن قادری محلہ ناگران بدایوں

ماہ شوال ۱۴۰۱ھ

(نفیس برقی پریس مراد آباد)